OPEN ACCESS: *"EPISTEMOLOGY"*
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.8 Issue 9 June 2021

تدوین حدیث پر اُردو میں لکھی گئی معروف کتب کا مختصر جائزہ

Short evaluation of some famous books written in Urdu on the compilation of Hadith

Dr. Zil e Huma
Assistant Professor, Lahore College for Women University Jhang Campus, Jhang

Abstract: Hadith has been accepted as an important, second and sacred source of Islamic Law. This status of the Hadith has remained unchallenged throughout the centuries. There have been many differences among Muslims in their juristic opinions but the authority of Hadith was never denied by any jurist. Hadith is integral to the Quran, since they are inseparably linked to each other. It is impossible to understand the Quran without reference to Hadith. The Quran is the message and the Hadith is the explanation of the message by messenger himself. If we reject the Hadith, we may misread the Quran. It is a common misconception amongst people that Ahadith were collected and written down after 150 to 200 years of Prophet Muhammad (PBUH)'s death. But the fact is that Ahadith were compiled and written down since the time of Prophet Muhammad (PBUH). Holy Prophet (PBUH) has not only permitted but also persuaded his companions to write down his Ahadith. In pursuance of this direction, the blessed companions of the Holy Prophet (PBUH) used to write Ahadith and a considerable number of them have compiled these writings in book forms. Different books have written on the history of compilation of Hadith in different languages like Arabic, Urdu and English etc. There are many books written on said topic in Urdu and the books written in other languages have translated in Urdu too. The present article deals with analytical study of some famous books written on the compilation of Hadith in Urdu and translation from Arabic language nominated Urdu books.
Keywords: Hadith, Compilation, Urdu, Famous, Books

قرآن مجید کا یہ ایک بڑا اعجاز ہے کہ اس کے نزول کے بعد دنیا میں مختلف علوم اور کتب کا ایک سیلاب امڈ آیا۔ علم و آگہی کا ایسا سورج طلوع ہوا جس نے نہ صرف انسانیت کو روحانیت کی معراج سے آشنا کیا بلکہ تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے اعتبار سے ترقی کے اعلیٰ مراتب سے متعارف کروایا۔ علوم و فنون میں برھوتری کا یہ سفر مادی اور خالص عقلی و فکری میدانوں میں ابتدائے آفرینش سے آج تک جاری و ساری ہے اور یہ بات انتہائی ناقابل اعتبار ہو گی اگر کہا جائے کہ جس ذات پر ایسی معجزانہ اور علوم و معارف کے خزائن پر مشتمل کتاب نازل کی گئی ہو یہ شخصیت خود اعجازی شان کی حامل نہ ہو، چنانچہ یہ آپؐ کی شخصیت کا ہی اعجاز ہے کہ مسلم معاشرے کی تاریخ میں رسالت مآب ﷺ کی سیرت و سنت کا اثر و نفوذ انتہائی گہرا اور آپؐ کی شخصیت سے والہانہ محبت، قلبی و جذباتی وابستگی کے مظاہر ہر آن اور ہر جاہ مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں۔ صحابہ کرام نے نبی کریمؐ کی کتابِ زندگی کے ایک ایک ورق کو حفظ کیا، خلوت و جلوت، سفر و حضر اور نجی معاملات سے لے کر عام سیاسی معاملات تک حضوؐر کی حیات مبارکہ کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس کو ان خوش بخت اور خوش نصیب لوگوں نے محفوظ نہ کیا ہو۔ وہ آپؐ کی احادیث کا تذکرہ کرتے اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک انہیں محفوظ رکھتے۔ ان کے بعد تابعین اور تبع تابعین نے حفظ اور کتابت کے عمل کو جاری رکھا حتیٰ کہ دوسری صدی ہجری کے بعد حدیث کی باقاعدہ تدوین شروع ہوئی اور اس سے متعلق بہت سارے علوم معرض وجود میں آئے۔ تیسری صدی ہجری میں علوم حدیث کی مختلف اصناف مستقل بنیادوں پر مرتب کی گئیں اور علماء نے ہر موضوع پر علیحدہ تصنیفات کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ عظیم الشان علوم جن کی مثال انسان کی دینی و دنیاوی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی، ان کی بدولت نبی کریمؐ کے اقوال و افعال محفوظ ہوئے۔

حفاظت اور خدمت حدیث کا یہ جذبہ جزیرۃ العرب تک ہی محدود نہ رہا بلکہ فتح سندھ کے بعد سے ہی برصغیر پاک و ہند کے علمائے محدثین نے اس کی طرف بھرپور توجہ دی۔ اس موقع پر علامہ رشید رضا مصری کا یہ اعتراف بے جا نہ ہو گا:

ولولا عناية اخواننا علماء الهند بعلوم الحديث فى هذا العصر، لقضي عليها بالزوال من أمصار الشرق۔ (۱)

اگر ہندوستان میں بسنے والے ہمارے علماء نے موجودہ دور میں علوم حدیث پر توجہ نہ دی ہوتی تو مشرقی ممالک میں ان کا خاتمہ ہو جاتا۔

برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث کی ترویج و اشاعت کی کوششیں ہر میدان میں ہوئیں۔ علوم، اصول، تاریخ، حجیت، متون اور شروح غرضیکہ اس علم کے ہر فن میں صلاحیتوں کو بروئے کار لایا گیا۔ ابتدائی صدیوں میں علوم حدیث پر عربی زبان میں کتب لکھی گئیں۔ بعد ازاں اردو زبان کی اہمیت اور اردو دان طبقہ کی سہولت کے پیشِ نظر اس میں تراجم

اور کتب لکھنے کے سلسلے کا آغاز ہوا جو اب تک جاری و ساری ہے۔ آج ان کتب کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہے مگر یہ تمام ذخیرہ نہ تو کسی ایک لائبریری میں دستیاب ہے اور نہ محض کسی کتاب کے سرورق سے ہی اس کے مشتملات و مندرجات، اسلوب، خصوصیات اور خامیوں سے آگاہ ہوا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس موضوع کا انتخاب اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں تدوین حدیث میں لکھی جانے چند معروف اُردو اور مترجم (اُردو) والی کتب سے متعارف کروایا جارہا ہے تاکہ قارئین کے لیے ایک ہی جگہ پر کتب کے ایک وسیع ذخیرہ اور ان کے مندرجات تک رسائی اور باہم تقابل و موازنہ کی راہ ہموار ہو سکے۔ (۲)

تاریخ تدوین حدیث

مصنف: ہدایت اللہ ندوی سن اشاعت: س۔ن

ناشر: مکتبہ جامعہ محمدیہ' اوکاڑہ' ضلع منٹگمری (فیصل آباد) صفحات: ۱۴۴

مصنف جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ کتاب ہذا ہفت روزہ الاعتصام اور روزنامہ تسنیم لاہور میں شائع ہونے والے ان کے مقالات کا مجموعہ ہے۔ بعد ازاں انہیں کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ کتاب میں صحابہ و تابعین کی تدوینی کاوشوں کو بیان کرتے ہوئے اس اعتراض کی تردید کی گئی ہے کہ احادیث آنحضورؐ کے دو سو سال بعد قید تحریر میں لائی گئیں۔ اس کی وجہ تالیف کو مصنف نے عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

زیر نظر کتاب کی ترتیب کا مقصد مسلم قوم کو اس کے آئین حیات حدیث اور سرمایہ ملت کی تاریخ سے آگاہ کرنا ہے کہ اس کی تحریر و تدوین میں کس قدر حزم و احتیاط، عرق ریزی اور والہانہ عقیدت سے بلیغ اہتمام کیا گیا ہے۔ کس عہد اور ماحول میں یہ جواہر پارے سینوں سے سفینوں میں منتقل کیے گئے اور کن پاک ہاتھوں سے یہ کارنامہ انجام پذیر ہوا جو سارے جہاں کے لیے مایۂ حیرت ہے۔ (۳)

کتاب پر سن اشاعت درج نہیں ہے لیکن پیش لفظ ۱۹۵۷ء میں لکھا گیا۔ جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ انہی ایام میں شائع ہوئی۔ کتاب کا مقدمہ اسماعیل سلفی نے لکھا ہے جس میں اللہ رب العزت کا حفاظ و کاتبین کے ذریعے حدیث کو محفوظ رکھنا، خبر احاد کی حجیت، عہد صحابہ، تابعین اور بعد کے ادوار میں نقد حدیث کے اغراض، انکار حدیث کی وجوہات، اس کی مختصر تاریخ، غلام پرویز کے نظریہ مرکز ملت کی وضاحت اور حدیث پرکھنے کے معیارات ذکر کیے گئے ہیں۔ کتاب میں فتنہ انکار حدیث کا آغاز و ارتقاء، اہل عرب میں فن کتابت کے مروج نہ ہونے کی وجوہ، صحابہ، تابعین اور ائمہ

محدثین کے غیر معمولی حافظے، آیات، احادیث، صحابہ و تابعین کے طرزِ عمل سے حجیت حدیث، روایت حدیث میں ان کی محتاط روش، روایت بالمعنی کا جواز، صحابہ کا مذاکرہ حدیث، حصول حدیث کے لیے کیے جانے والے رحلات، دوسری اور تیسری صدی ہجری کی تدوینی سرگرمیاں اور تدوین حدیث میں اہم کردار ادا کرنے والے صحابہ کرام، صحابیات اور تابعین کا تعارف کرایا گیا ہے۔

اسلوب

۱۔ فہرست مضامین کتاب کے آخر میں ہے۔ابواب بندی نہیں کی گئی۔

۲۔آیات معرب مع ترجمہ لیکن بغیر حوالہ کے ہیں۔ جب کہ احادیث کا زیادہ تر صرف ترجمہ بحوالہ دیا گیا ہے۔ عربی کتب کے اقتباسات نقل کرنے کا اہتمام بھی ہے اور حوالہ جات عبارت کے ساتھ درج ہیں۔

۳۔ صحابہ، تابعین اور ائمہ محدثین کے سن وفات کے اندراج کا اہتمام ہے۔

۴۔ عربی، فارسی اور اردو اشعار سے استشہاد کیا گیا ہے۔

۵۔اہم نکات کا بیان نوٹ کے تحت ہے۔

۶۔ تدوین حدیث میں اہم کردار ادا کرنے والے صحابہ اور تابعین کا تعارف کرایا گیا ہے لیکن اس ضمن میں ان کے سن وفات ملحوظ نہیں رکھے گئے چنانچہ بعض اوقات ایک صحابی کے ساتھ اس کے موالی اور پھر ان سے روایت کرنے والوں کا ذکر کر دیتے ہیں جیسے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے بعد ان کے موالی نافعؒ کا تعارف کرایا اور پھر موسیٰ بن عقبہؒ اور ابن عونؒ کا ذکر کیا جو حضرت نافعؒ سے روایت کرتے ہیں۔ (۴) اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عباسؓ (۵) اور حضرت عائشہ صدیقہؓ (۶) کے تعارف کے ساتھ ہی ان کے موالی اور راویوں کی خدمات حدیث بیان کر دی ہیں۔

خصوصیات

۱۔ کتاب میں تدوین حدیث میں اہم کردار ادا کرنے والے صحابہ اور تابعین کی خدمات کا ذکر مستند ماخذوں سے کرایا گیا ہے نیز مستشرقین اور منکرین کے اس اعتراض کی تردید کہ تدوین حدیث کا کام حضورؐ کی وفات کے نوے سال بعد شروع ہوا اور حدیث صرف امویوں اور عباسیوں کے عہد کی پیداوار ہے لہٰذا یہ سارا سرمایہ کذب و افتراء سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا عمدہ انداز سے کی گئی ہے۔

ماخذ و مصادر

مصنف نے اس کتاب میں الکفایہ فی علم الروایۃ، جامع بیان العلم، تذکرۃ الحفاظ، حلیۃ الاولیا، تہذیب التہذیب اور مقدمہ تحفۃ الاحوذی جیسی بنیادی کتب سے استفادہ کیا ہے۔

تجزیہ

۱۔کتاب اگرچہ گراں قدر معلومات پر مبنی مقالات کا مجموعہ ہے مگر اس کی ترتیب عمدہ نہیں ہے مثلاً

i۔تدوین حدیث کے ضمن میں صحابہ و تابعین کی کاوشوں کو دوسری اور تیسری صدی ہجری کی تدوینی کاوشوں کے بعد بیان کیا گیا ہے۔

ii۔ صحابہ و تابعین کا تذکرہ مختلف مقامات پر تقسیم ہے جیسے امام زہریؒ کا تذکرہ دو علیحدہ مقامات صفحہ ۵۶ اور پھر صفحہ ۱۳۴ پر ملتا ہے۔ مناسب ہوتا اگر فاضل مصنف ان مقالات کو کتابی صورت میں جمع کرتے وقت نظر ثانی کر لیتے۔

۲۔آیات اور بعض مقامات پر احادیث کے حوالہ جات درج نہیں ہیں نیز اقتباسات کے حوالہ میں بھی صرف کتاب کا نام ذکر کیا گیا ہے۔

۳۔ فہرست مصادر نہیں دی گئی جس سے ماخذ تک رسائی ممکن نہیں رہتی۔

۴۔کتاب میں طباعت کی اغلاط بھی ہیں آیات اس سے مستثنیٰ نہیں مثلاً ایک آیت مبارکہ

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ---

میں ورسولہ نہیں لکھا گیا (۷) اور ابن کثیر کی جگہ ابن کثر (۸) لکھا ہے۔

کتابت حدیث

مصنف: مولانا الحاج سید شاہ منت اللہ رحمانی سن اشاعت: ۱۹۵۸ء

ناشر: مکتبہ برہان' اردو بازار' جامع مسجد دہلی صفحات: ۸۰

مصنف کے ایک دوست مولوی اشفاق حسین مظفر پوری نے کسی منکر حدیث کی گفتگو سے متاثر ہو کر ان کو کتابت حدیث سے متعلق چند سوالات لکھ بھیجے جس کے جواب میں یہ مقالہ تحریر فرمایا گیا۔ بعد ازاں اسے کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔

کتاب کے آغاز میں مولانا مناظر احسن گیلانی کے ستائشی کلمات پیش کیے گئے ہیں۔ مقدمہ میں مصنف نے کتاب کی وجہ تالیف اور اسلوب پر مختصراً روشنی ڈالی ہے۔ کتاب میں منکرین حدیث کے مختلف گروہوں کا ذکر کرنے کے بعد حدیث کی نشر و اشاعت اور حفاظت سے متعلق ارشادات نبویؐ بیان کیے گئے ہیں۔ پھر اس اعتراض کہ حدیث کی کتابت حضوؐر

کے زمانے میں نہیں ہوئی اور نہ صحابہ نے احادیث کو قلمبند فرمایا بلکہ صرف حافظہ میں محفوظ رکھا کی تردید کرتے ہوئے حضوؐر کے حکم سے ضبط تحریر میں لائے جانے والے، آپؐ کے توثیق و تصدیق یافتہ نسخہ جات اور آپؐ کے بعد قلمبند کیے جانے والے صحابہ کے تحریری صحائف ذکر کیے گئے ہیں۔ بعدازاں صحابہ کا حفظ و مذاکرہ حدیث کرنا، ممانعت کتابت والی حدیث کا مفہوم، آغاز میں کتابت حدیث کی ممانعت کے اسباب، امام مالکؒ اور امام بخاریؒ کا مقام و مرتبہ، ان کی کتب کا معتبر ہونا نیز احادیث کی حفاظت اور جانچ پڑتال کے ضمن میں محدثین کی مساعی جمیلہ مختصراً ذکر کی گئی ہے۔

اسلوب

۱۔ فہرست مضامین اور مصادر موجود نہیں ہے۔
۲۔ مصنف نے ابواب و فصول بندی اختیار نہیں کی۔
۳۔ احادیث زیادہ تر غیر معرب لیکن بترجمہ اور بحوالہ ہیں البتہ بعض مقامات پر حوالہ کے ساتھ صرف ترجمہ دیا گیا ہے۔
۴۔ حوالہ جات عبارت کے ساتھ درج ہیں۔
۵۔ فہرست مصادر نہیں دی گئی۔

خصوصیات

۱۔ مصنف نے اس مختصر مگر تحقیقی نوعیت کی کتاب میں دلائل نقلیہ کی روشنی میں عہد رسالت میں کتابت حدیث کا آغاز، صحابہ کرام کا اس میں حصہ لینا نیز امام مالکؒ اور امام بخاریؒ کی کتب احادیث کا معتبر ہونا ثابت کیا ہے۔
۲۔ کتاب میں ذکر کیے جانے والے ائمہ حضرات، صحابہ کرام و تابعین (صرف وہ جن کی روایات سے کتاب میں استشہاد کیا گیا ہے) اور کتب کا حواشی میں مختصر تعارف بھی پیش کیا گیا ہے جو ایک اچھی کاوش ہے۔
۳۔ کتابت حدیث کا فریضہ سرانجام دینے والے صحابہ کرام کے اسمائے گرامی اور ان کی روایات کی تعداد چارٹ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں۔
۴۔ عبدالرشید عراقی نے مقام سنت اور خالد علوی نے حفاظت حدیث میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

ماخذ و مصادر

مصنف نے تہذیب التہذیب، تذکرۃ الحفاظ، فتح الباری، اتحاف النبلاء، سیرت النبی از شبلی نعمانی اور بستان المحدثین سے استفادہ کیا ہے۔

تجزیہ

ا۔ فہرست مصادر نہ ہونے سے محولہ کتب تک رسائی ممکن نہیں رہتی۔

۲۔ کتاب میں طباعت کی کچھ اغلاط بھی ہیں۔

مثلا دور کی بجائے دار (۹)، شیوخ کی بجائے سیوخ (۱۰) اور مسلم بن الحجاج القشیری کی بجائے مسلم بن الحجاج القنسیری (۱۱) لکھا ہے۔

صیانۃ الحدیث

مصنف: عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری سن اشاعت: حصہ اول: ۱۹۶۶ء، دوم: ۱۹۷۶ء

ناشر: دار الاشاعت، مدرسہ جھنڈانگر، نیپال صفحات: حصہ اول: ۳۳۰، دوم: ۲۰۱

موصوف ایک علمی شخصیت ہیں۔ ان کی دیگر تصانیف میں دلائل ہستی باری تعالیٰ، دلائل توحید باری تعالیٰ، نصرۃ الباری، اقلیت و اکثریت کے مسائل، ماہ رمضان کے احکام و مسائل اور العلم والعلماء شامل ہیں۔ (۱۲)

مذکورہ کتاب مصنف کا ایک تحقیقی مقالہ ہے۔ اس کا کچھ حصہ پہلے رسالہ رحیق لاہور اور بعد میں ترجمان دہلی سے دو اڑھائی سال کی مدت میں بالاقساط شائع ہوا۔ بعد ازاں اہمیت کے پیش نظر اسے کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ اس میں غلام جیلانی برق کے اعتراضات بالخصوص تدوین حدیث سے متعلق اس اعتراض کہ احادیث اڑھائی سو سال بعد لکھی گئیں اس لیے غیر مستند ہیں کی تردید کی گئی ہے۔ کتاب دو جلدوں میں ہے۔ جلد اول مقدمہ مولانا محمد اسمٰعیل سلفی (۱۳) نے لکھا ہے۔ اس میں حدیث کی اہمیت، منکرین کے نزدیک صداقت کا معیار اور اہل قرآن کے متعلق حضوؐر کی پیشین گوئیوں کے پورا ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب میں غلام جیلانی برق کے درج ذیل اعتراضات i۔ احادیث میں اتنی متضاد صورتیں ہیں کہ پڑھنے والا قیامت تک حقیقت کو نہ پاسکے بایں ہمہ مُلاہر طرف سے شور مچاتے ہیں کہ یہ وحی ہے۔ ii۔ ہم صرف وہی احادیث قبول کریں گے جو قرآنی مضامین سے ہم آہنگ اور موافق ہوں گی۔ iii۔ جناب برق نے صحیح بخاری سے درج ذیل حدیث کہ حضرت عثمانؓ نے چند آدمیوں کو وضو کا طریقہ بتا کر کہا کہ حضوؐر اس طرح وضو فرماتے تھے جو شخص اس طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھ لے اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی باپ کو قتل کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لے گناہ معاف؟ کوئی

طالبعلم سال بھر کام نہ کرے اور آخر میں وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھ لے سستی کا گناہ معاف؟ اگر کوئی شخص درخت سے کود کر ٹانگ توڑ ڈالے اور فوراً دو رکعت نفل پڑھے تو گناہ معاف اور ٹانگیں واپس؟iv ۔ صحابہ کی بڑی تعداد محرف احادیث بیان کرنے کی خوگر تھی۔v ۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ کی جنگ میں دونوں طرف صحابہ کرام کی ایک بہت بڑی تعداد تھی اور ظاہر ہے کہ دونوں راستی پر نہیں ہو سکتے۔ ان حالات میں بہت ممکن ہے کہ کسی صحابی نے عمداً حدیث کے الفاظ کو بدل دیا ہو اور سہو و نسیان کا خطرہ تو ہر وقت ان کے تعاقب میں تھا نیز منکرین کے اس اعتراض کہ حضوؐر قرآنی آیات کی تبلیغ، تعلیم و تحریر اور اس کی جمع و حفاظت کے بارے میں تو قابل اعتبار ہیں لیکن آیات مبارکہ کی تفسیر و توضیح اور تحلیل و تحریم کے دیگر مسائل میں غیر معتبر ہیں کی تردید کی گئی ہے۔ بعد ازاں صحابہ کی عدالت، حفظ حدیث کے سلسلہ میں صحابہ و تابعین کی مساعی جمیلہ، محدثین کے غیر معمولی حافظے، صحابہ سے لے کر امام بخاریؒ تک مختلف ادوار میں حفاظت و اشاعت حدیث میں خدمات سرانجام دینے والوں کا ذکر، کتابت حدیث کے ضمن میں ان کی کاوشیں، ممانعت کتابت حدیث کی توجیہہ، بیان حدیث، اخذ و سماع، طریقہ روایت، نقل روایت اور طریقہ درس میں محدثین کی محتاط روش، خلفائے راشدین ومکثرین صحابہ کے احوال اور خدمات، خبر واحد سے حصول علم اور اس کے موجب عمل ہونے سے متعلق اصولی تفصیلات اور آیات و احادیث مبارکہ اور ائمہ متقدمین کی تصریحات سے خبر واحد کی حجیت ثابت کی گئی ہے۔ حصہ دوم میں احادیث کی تعلیم وتدریس اور جمع وتدوین کے ضمن میں تابعین اور تبع تابعین کی خدمات عظیمہ ذکر کی گئی ہیں۔ آخر میں خلاصہ بحث ہے۔

اسلوب

۱۔ فہرست مضامین موجود ہے۔

۲۔ آیات کا متن عموماً معرب جب کہ احادیث کا غیر معرب مع ترجمہ و بحوالہ دیا گیا ہے البتہ بعض مقامات پر حوالہ جات مکمل نہیں نیز عربی کتب کے اقتباسات نقل کرنے کا خاص اہتمام ہے۔

۳۔ عربی، فارسی اور اردو اشعار سے بارہا مقامات پر استدلال کیا گیا ہے۔

۴۔ کسی موضوع سے اخذ کردہ نتیجہ کو اعلام کے تحت پیش کیا گیا ہے۔

۵۔ کتب اور مشاہیر کے اسمائے گرامی خط کشیدہ ہیں۔

۶۔ اشکال، ابہام اور کسی اہم نکتہ کی وضاحت افادہ کے تحت کی گئی ہے۔

۷۔ تابعین اور تبع تابعین کی خدمات کے ضمن میں ان کے شیوخ وتلامذہ، تصانیف، غیر معمولی قوت حافظہ اور ان کے متعلق دیگر ائمہ کے ستائشی کلمات بھی بیان کیے ہیں۔

۸۔ منکرین کے اعتراضات کی تردید آیات، احادیث اور ائمہ متقدمین کی تصریحات کی روشنی میں کی گئی ہے۔

۹۔ غلام جیلانی برق کے اعتراضات اس کی کتاب دو اسلام کے حوالے سے بلفظہ نقل کیے گئے ہیں۔

۱۰۔ فہرست مصادر شروع میں دی گئی ہے۔ جس میں کتاب اور مصنف کا نام اور بعض جگہ پر صرف کتاب کا نام شامل کیا گیا ہے۔

خصوصیات

ا۔ صحابہ، تابعین، تبع تابعین عظام اور محدثین کرام کی حفاظت وتدوین حدیث کے سلسلہ میں کی جانے والی خدمات کو مختلف ادوار میں منقسم کرتے ہوئے ہر دور کا ایک نقشہ پیش کیا ہے جس سے حدیث کی حفاظت وصیانت کا تاریخی تسلسل وارتباط واضح ہوتا ہے نیز ان طبقات کے واقعات اور تاریخی حالات کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ محدثین کے اسمائے گرامی، جائے سکونت، شیوخ وتلامذہ اور سن وفات مع حوالہ کتب بقید صفحات درج کرنا بھی اس کتاب کی خصوصیت کا ایک پہلو ہے۔

۳۔ اجلہ صحابہ پر تقلیل روایت کے الزامات کی تردید میں بہت عمدہ انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں متعدد ایسے واقعات کا بھی حوالہ دیا ہے جن سے ان کا تمسک بالحدیث اور تقلیل روایت کا احتیاط پسندی اور مصلحت پر مبنی ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۴۔ صحابہ پر تحریف سازی اور حدیث سازی کے الزام کی تردید میں بھی کثرت سے شواہد پیش کیے گئے ہیں۔

۵۔ امام شعبہؒ، سفیان ثوریؒ اور سفیان بن عیینہؒ کی حفاظت وتدوین حدیث کے سلسلہ میں خدمات اور ابوہریرہؓ کے غیر فقیہہ ہونے کے حوالے سے اعتراض کی تفصیلاً تردید کی گئی ہے۔

۶۔ کتاب اپنے موضوع صیانۃ الحدیث کا مکمل احاطہ کرنے والی ہے۔ مصنف نے صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی خدمات حدیث کو مفصلاً پیش کرکے ثابت کیا ہے کہ عہد رسالت سے لے کر امام بخاریؒ کے زمانہ تک ہر دور میں تسلسل کے ساتھ کتابت حدیث کا کام جاری وساری رہا اور منکرین کا یہ اعتراض باطل ہے کہ احادیث اڑھائی سو برس بعد لکھی گئیں۔

۷۔ رانا محمد اسحاق نے اپنی کتاب علوم حدیث رسولؐ اور عبد الرؤف ظفر نے علوم الحدیث فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ' میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

۸۔ طباعت کی اغلاط نہ ہونے کے برابر ہیں۔

ماخذ و مصادر

مصنف نے تذکرۃ الحفاظ، مقدمہ ابن الصلاح، تہذیب الاسماء واللغات، فتح المغیث، حجۃ اللہ البالغۃ اور طبقات ابن سعد وغیرہ بنیادی کتب سے استفادہ کیا ہے۔

حفاظت حدیث

مصنف: ڈاکٹر خالد علوی سن اشاعت: ۱۹۹۹ء

ناشر: الفیصل ناشران وتاجران کتب' اردو بازار' لاہور صفحات: ۳۵۵

کتاب ہذا تاریخ حدیث کا مربوط، جامع اور مفصل خاکہ ہے۔اس میں عہد رسالت سے لے کر عہد تدوین تک تاریخ تدوین حدیث بیان کی گئی ہے۔ پہلی بار یہ ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی بعد ازاں مصنف نے اس میں ترامیم کیں۔ موجودہ نسخہ ترمیم شدہ ہے اس میں عہد تدوین کے مبحث کو دو ابحاث میں تقسیم کیا گیا ہے اور عہد انتخاب کے عنوان کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس کے تحت صحاح ستہ اور دیگر کتب کا تذکرہ ہے۔ اسی طرح عہد ترتیب میں مصنفات اور مسانید کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔کتاب کی وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے مصنف لکھتے ہیں:

حفاظت حدیث کو مرتب کرنے کی ضرورت دو وجوہ سے پیش آئی۔ ایک تو اردو زبان میں تاریخ حدیث پر کوئی مربوط و جامع کتاب نہ تھی۔ جو جدید علمی انداز میں مرتب کی گئی ہو۔ دوسرے وہ خصوصی علمی اور سیاسی حالات تھے جو اسلام اور مسلمانوں کو درپیش تھے۔ (۱۴)

تعارف میں مصنف نے اس کتاب سے قبل لکھی جانے والی کتب، اس کی وجہ تالیف، مستشرقین کے حدیث پر کیے جانے والے اعتراضات اور ان کی تردید میں مسلمانوں کی طرف سے لکھی جانے والی کتب ذکر کی ہیں۔

پیش لفظ محمد ادریس کاندھلویؒ نے لکھا ہے اور اس میں کتاب ہذا کی اہمیت بیان کی ہے۔کتاب کے آغاز میں طبع اول کا مقدمہ ہے جس میں کتاب کے حوالے سے مفید معلومات دی گئی ہیں۔ کتاب میں حدیث و سنت کا مفہوم، باہمی تعلق، ان کا فرق، مترادف مفاہیم اور منکرین کے اعتراضات i ۔ حضوؐر کی حیثیت محض پیغام رساں کی تھی۔ii ۔اطاعت رسولؐ سے مراد حکم الٰہی کی اطاعت ہے۔iii ۔ حدیث کی حیثیت محض تاریخی ہے۔ کی تردید کرنے کے بعد حضوؐر کی

مختلف حیثیتوں کا ذکر کرتے ہوئے حجیت حدیث ثابت کی گئی ہے۔ تشریعی اور تشریحی اعتبار سے سنت کی اقسام، حفاظت حدیث کے ذرائع، عہد نبوی کے تحریری صحائف، وضع حدیث پر حضوؐر کی وعیدیں، صحابہ و تابعی کی تعریف کے حوالے سے مختلف آراء، ان کی فضیلت اور طبقات، حفاظت حدیث کے ضمن میں خلفائے راشدین اور مکثرین صحابہ کی مساعی جمیلہ، عہد تابعین کے تحریری سرمائے، تدوین حدیث میں اہم کردار ادا کرنے والے تابعین کا تعارف، دوسری اور تیسری صدی ہجری میں لکھی جانے والی کتب مسانید، سنن، الجامع، المصنفات اور صحاح ستہ کا ذکر نیز کتب حدیث کی اقسام و طبقات بیان کیے گئے ہیں۔

اسلوب

۱۔ فہرست مضامین دی گئی ہے۔

۲۔ مصنف نے ابواب و فصول بندی کے بغیر مختلف عناوین پر بحث کی ہے۔

۳۔ آیات واحادیث زیادہ تر غیر معرب بترجمہ و بحوالہ ہیں نیز عربی کتب کے اقتباسات درج کرنے کا اہتمام ہے۔

۴۔ حوالہ جات اور قابل توضیح نکات کی وضاحت حواشی میں کی گئی ہے اور مؤلفین کے سن وفات ذکر کیے گئے ہیں۔

۵۔ منکرین کے اعتراضات بعینہٖ ان کی کتب کے حوالے سے نقل کیے گئے ہیں نیز اکثر مباحث کے آخر میں خلاصۂ کلام دیا گیا ہے۔

۶۔ مصنف نے نہ صرف دیگر کتب سے اقتباسات نقل کیے بلکہ بعض مقامات پر ان پر نقد بھی کیا ہے جیسے حدیث و سنت کے باہمی تعلق کے حوالے سے امین احسن اصلاحی کی رائے پر تنقید کی ہے۔

۷۔ مکثرین صحابہ کے تعارف میں ان کے اساتذہ، تلامذہ، تعداد روایات، مقام و مرتبہ، سن وفات اور تابعین کے ذیل میں ان کے اساتذہ و تلامذہ اور مقام و مرتبہ کا ذکر کیا ہے اسی طرح کتب صحاح ستہ کے تعارف میں ان کی شروح اور مقام و مرتبہ بیان کرنے کا بھی بالخصوص اہتمام کیا ہے۔

۸۔ کتاب کے آخر میں فہرست مصادر و مراجع موجود ہے۔ عربی و اردو کتب اور رسائل کی الگ الگ فہارس دی ہیں۔

خصوصیات

۱۔ یہ کتاب قاری کو حفاظت حدیث کی پوری مساعی کا مکمل نقشہ پیش کرتی ہے۔ اس کی ترتیب اور انداز بھی عام کتابوں سے مختلف رکھا گیا ہے تاکہ حفاظت حدیث کے مسئلے کو دوسرے مباحث سے الگ کرکے دیکھا جائے۔

۲۔ حضورؐ کی مختلف حیثیتوں اور فرائض منصبی کی تفصیلاً وضاحت کرتے ہوئے بڑے اچھے انداز سے حجیت حدیث ثابت کی گئی ہے۔

۳۔ مکثرین صحابہ واکابر تابعین کے سن وفات اور احادیث کی تعداد کو فہرست کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

۴۔ ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر کی کتاب علوم الحدیث فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ، رفیق چودھری کی آسان علوم حدیث اور ڈاکٹر سہیل حسن کی معجم اصطلاحات حدیث میں اس کتاب کے حوالہ جات ملتے ہیں۔

ماخذ و مصادر

کتاب کے ماخذ و مصادر بنیادی و ثانوی دونوں ہیں۔ مثلاً الکفایہ فی علم الروایہ، المحدث الفاصل بین الراوی والواعی، تہذیب التہذیب، تذکرۃ الحفاظ، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، تدوین حدیث از مناظر احسن گیلانی، ابن ماجہ اور علم حدیث، بصائر السنہ، تاریخ الحدیث از عبد الصمد صارم، تدوین حدیث از منت اللہ رحمانی، امام اعظم اور علم الحدیث اور حجیت حدیث از ادریس کاندہلوی وغیرہ۔

طباعت کی اغلاط

کتاب میں طباعت کی کافی اغلاط پائی جاتی ہیں مثلاً

ہیں کو میں (۱۵) اور حدیث کی بجائے حدث (۱۶) لکھا ہے۔

کتابت حدیث عہد رسالت و عہد صحابہ میں

مصنف: مفتی محمد رفیع عثمانی　　　سن　　　اشاعت:　　　۱۹۹۷ء

ناشر: ادارۃ المعارف' کراچی　　　صفحات: ۱۹۲

مصنف دار العلوم دیوبند اور دار العلوم کراچی سے فارغ التحصیل ہیں اور مؤخر الذکر ادارہ میں تدریس افتاء سے وابستہ رہے ہیں۔ آپ کی دیگر اہم تصانیف میں علامات قیامت اور نزول مسیح، احکام زکوۃ، علم الصیغہ (مترجم) اور پراوئڈنٹ فنڈ پر سود اور زکوۃ کے مسائل شامل ہیں۔ (۱۷)

منکرین حدیث کا ایک بڑا استدلال یہ ہے کہ حدیث کی کتابت عہد نبوی سے دواڑھائی سو سال بعد ہوئی اور یہ کہ حضورؐ نے اپنے زمانہ میں احادیث قلمبند کرنے کی ممانعت فرمادی تھی۔ اس مفروضہ کے جواب میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک بہترین کتاب عجاج الخطیب کی السنۃ قبل التدوین عربی میں ہے۔ زیر نظر کتاب بھی اسی موضوع پر ہے۔ اس کا عہد جاہلیت اور عہد رسالت میں کتابت سے متعلق حصہ محرم ۱۳۷۸ھ سے شعبان ۱۳۷۸ھ تک چھ

قسطوں میں ماہنامہ البلاغ کراچی میں شائع ہوا۔ کتاب ہٰذا مذکورہ بالا مطبع سے ۱۹۹۳ء میں پہلی بار شائع ہوئی ہے۔ آغاز میں محمد مشتاق ستی (۱۸) نے اس کتاب پر تبصرہ کیا ہے۔ پیش لفظ میں مصنف نے کتاب کے اسلوب اور مشتملات پر مختصراً روشنی ڈالی ہے۔ کتاب میں حدیث کی اہمیت، تدوین سے متعلق مستشرقین و منکرین کے اعتراضات کی تردید، احادیث کے حفظ و روایت کے بارے میں حضورؐ کے فرامین، حفاظت و تبلیغ حدیث کے ضمن میں صحابہ کرام و تابعین عظام کی مساعی جمیلہ، روایت حدیث میں صحابہ کی محتاط روش کے اختیار کرنے کی وجہ سے معرض وجود میں آنے والے علوم (اسماء الرجال اور جرح و تعدیل) کی وضاحت، حفاظت حدیث کے طریق اور عربی رسم الخط کی ابتداء کے بارے میں مختلف روایات بیان کی گئی ہیں۔ عہد جاہلیت میں اہل عرب کا فن کتابت سے آشنا ہونا، آغاز اسلام کے اہل قلم حضرات کے اسمائے گرامی، عہد رسالت کی اولین تحریرات، بعض اصحاب صفہ کا فن کتابت سکھانے پر مامور ہونا، عہد رسالت کے تحریری سرمائے، آپؐ کے املا کراوئے ہوئے صحائف، حفاظت حدیث کے اسباب، ممانعت کتابت کی حقیقت، صحابہ کرام کے تحریری سرمایوں کا تفصیلاً اور تابعین کی تحریری خدمات کا اجمالاً تعارف کرایا گیا ہے نیز دوسری صدی ہجری کی چند مشہور کتب ذکر کی گئی ہیں۔ آخر میں اختتامیہ لکھا ہے۔

اسلوب

۱۔ کتاب کے آغاز میں فہرست مضامین دی گئی ہے۔

۲۔ مصنف نے ابواب و فصول کے روایتی طریقے کی پیروی کیے بغیر انتہائی آسان فہم انداز میں عناوین کی وضاحت کی ہے۔

۳۔ مصنف نے تمام تفصیلات غیر مبہم حوالوں کے ساتھ تحقیق سے قلم بند کی ہیں اور حوالے ان کتب کے دیئے ہیں جن سے انہوں نے براہ راست استفادہ کیا ہے۔

۴۔ آیات و احادیث معرب، بترجمہ اور مکمل حوالہ کے ساتھ دی گئی ہیں البتہ بعض مقامات پر آیات کے حوالے کا اہتمام نہیں ہے۔ عربی کتب سے بکثرت استفادہ کیا گیا ہے لیکن ان کے متون درج نہیں کیے گئے۔

۵۔ حوالہ جات حواشی میں دیئے گئے ہیں البتہ آیات کا حوالہ ان کے ساتھ ہی لکھا گیا ہے۔

۶۔ آخر میں فہرست مصادر دی گئی ہے جو کتب کے نام سے حروف تہجی پر مرتب ہے۔

خصوصیات

۱۔ عہدِ رسالت اور صحابہ میں کتابت حدیث کے حوالے سے تفصیلی کتاب اور عموماً کتابت حدیث کی دو سو سالہ تاریخ کا خلاصہ ہے۔

۲۔ حفاظت حدیث بذریعہ کتابت سے متعلق امور پر بالتفصیل روشنی ڈالنا کتاب ہذا کی خصوصیت کا ایک اہم پہلو ہے۔

۳۔ کتاب میں مناظرانہ جوابدہی کی بجائے مثبت انداز میں کتابت حدیث کے تاریخی حقائق جمع کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ہجرت مدینہ سے لے کر دوسری صدی ہجری تک کوئی دور ایسا نہیں گذرا جس میں حدیث کی کتابت نہ کی گئی ہو۔

۴۔ کتاب کا دو بار شائع ہونا اس کے مقبول عام ہونے کی دلیل ہے۔

۵۔ مولانا عاشق الٰہی بلند شہری کا فتنہ انکار حدیث، مولانا حیدر علی مینوی کا علوم حدیث، جناب سعد صدیقی کا علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت اور مولانا عبد الرشید عراقی کا عظمت حدیث میں اس کتاب سے استفادہ کرنا اس کی اہمیت اور خصوصیت کے پہلو کو مزید نمایاں کر دیتا ہے۔

۶۔ طباعت کی اغلاط نہ ہونے کے برابر ہیں۔

ماخذ و مصادر

کتاب کے ماخذ میں اسد الغابہ، تذکرۃ الحفاظ، تہذیب التہذیب، تدریب الراوی، شرح نخبۃ الفکر، الرسالۃ المستطرفۃ، السنۃ قبل التدوین، البدایۃ والنہایۃ، فتوح البلدان، تدوین حدیث از مناظر احسن گیلانی، صحیفہ ہمام بن منبہ اور امام اعظم اور علم الحدیث وغیرہ جیسی بنیادی کتب شامل ہیں۔

امام اعظم اور علم الحدیث

مصنف: مولانا محمد علی صدیقی کاندھلوی — سن اشاعت: ۲۰۰۵ء

ناشر: مکتبہ الحسن' اردو بازار' لاہور — صفحات: ۷۹۶

یہ کتاب امام ابو حنیفہؒ پر قلیل الحدیث ہونے یا اس سے بے اعتنائی برتنے کے الزام کی تردید میں لکھی گئی ہے لیکن ضمناً اس میں تدوین حدیث سے متعلق مفید مباحث بھی زیر قلم آ گئے ہیں۔ مصنف نے ۱۹۶۵ء کو پاک بھارت جنگ کے دوران سترہ دنوں میں یہ کتاب تصنیف کی۔ موصوف کی دیگر اہم کتب معالم القرآن، میرے ماہ و سال (غیر مطبوعہ) اور قاضی ضیاء الدین سنامی اور ان کا عہد (غیر مطبوعہ) ہیں۔آپ ۱۹۳۶ء تا ۱۹۹۲ء دار العلوم الشہابیہ میں بطور مہتمم دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ (۱۹) کتاب ہذا کو حافظ زاہد علی (۲۰) نے نئی ترتیب و تدوین کے ساتھ کمپوز کرایا اور اس کی

فہرستیں عزیز امین اللہ ویثر (۲۱) نے مرتب کی ہیں۔ مجلد اور عمدہ سرورق سے مزین یہ کتاب اب لائبریریوں اور بازار میں دستیاب ہے جب کہ اشاعت اول کے بعد یہ نایاب ہو چکی تھی۔

کتاب کے آغاز میں حافظ زاہد علی کے کلمات تشکر اور کتاب سے متعلق مولانا علامہ ابو الوفاء افغانی (۲۲)، مولانا خیر محمد (۲۳)، مولانا نعمت اللہ شاہ، مفتی محمد شفیع (۲۴)، مولانا شمس الحق افغانی (۲۵)، مولانا محمد سرفراز خان (۲۵)، مولانا محمد چراغ (۲۷) اور ابو الخیر مولانا محمد بشیر صدیقی سیالکوٹی کی آراء نقل کی گئی ہیں۔ جناب انعام الحق غازی (۲۸) نے مصنف کی سوانح حیات بیان کی ہیں۔ حکیم محمود احمد ظفر نے مقدمہ میں امام ابو حنیفہؒ پر لگائے گئے الزامات کی تردید کرتے ہوئے محدث و فقیہ کا فرق اور قرآن و حدیث میں فقہ کی فضیلت بیان کی ہے۔ پیش لفظ میں مصنف نے اس کتاب کی تالیف کے مقصد اور اسلوب کے حوالے سے مفید معلومات فراہم کی ہیں۔ کتاب میں آیتِ دعوت کے اجمال کی حدیث سے تشریح، محدثین، مجتہدین اور مقلدین کی فضیلت، سنت و حدیث کا مفہوم، قرآن و سنت میں فرق، سنت کا وحی و منزل من اللہ ہونا، ممانعت کتابت والی حدیث کی وضاحت، عہد رسالت اور صحابہ کے تحریری صحائف، طبقات صحابہ ذکر کرنے کے بعد ان میں سے فقہاء اور حفاظ کا تذکرہ اور اشاعت حدیث کے ضمن میں حضرت عمر فاروقؓ کا کردار بیان کیا گیا ہے۔ بعد ازاں امام ابو حنیفہؒ کا نام و نسب، ولادت، طلب علم و اخذ حدیث، شیوخ و تلامذہ کے حالات، تدوین حدیث میں حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی مساعی جمیلہ، دوسری اور تیسری صدی ہجری کی کتب حدیث، کتاب الآثار، مؤطا امام مالک، جامع معمر بن راشد، جامع سفیان ثوری، مسند احمد بن حنبل، مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، کتب صحاح ستہ کا تعارف اور امام صاحب کے پیش نظر رہنے والے (تحمل و روایت، رد و قبول اور جرح و تعدیل کے) اصول و شرائط بیان کی گئی ہیں۔ آخر میں امام ابو حنیفہؒ کے تلامذہ اور خاص طور پر ایسے شاگردوں کا تذکرہ ہے جو اپنی جگہ پر حدیث و فقہ کے امام شمار کیے گئے۔

اسلوب

۱۔ کتاب کے آغاز میں فہرست مضامین دی گئی ہے۔

۲۔ مصنف نے ابواب و فصول بندی کے روایتی طریقے کی پیروی کیے بغیر مختلف عناوین کی وضاحت کی ہے۔

۳۔ آیات و احادیث زیادہ تر غیر معرب لیکن بحوالہ ہیں۔ احادیث کا حوالہ مکمل جب کہ آیات میں صرف سورۃ کا نام لکھا ہے البتہ عربی اقتباسات درج کرنے کا خاص اہتمام ہے۔

۴۔ حوالہ جات اور قابلِ توضیح نکات کی وضاحت حواشی میں کی گئی ہے۔

۵۔ فہرست مصادر موجود نہیں۔

خصوصیات

ا۔ مصنف نے عہد نبوت سے لے کر صحاح ستہ کی تکمیل تک تدوین حدیث کا تسلسل بیان کرتے ہوئے عمدہ پیرائے میں کتابت حدیث میں تاخیر کے الزام کی تردید کی ہے۔

۲۔کتاب میں مذکور ائمہ محدثین اور مصنفین کا حواشی میں تعارف کروایا گیا ہے۔

۳۔ مولانا نے ہر مکتب فکر کے علماء وفضلاء کے نام بڑے ادب واحترام سے ذکر کیے ہیں اور یہ ایسی خوبی ہے جس سے اکثر علماء تہی دست نظر آتے ہیں۔

شمس الحق افغانی اس کتاب کے بارے میں رقم طراز ہیں:

یہ کتاب صرف ایک تاریخی کتاب نہیں بلکہ دلائل حجیت حدیث، مقاہت واجتہاد، شرائط وخصوصیات، کتب حدیث و احوال محدثین، علم اصول الحدیث، علم الرجال کے قیمتی مباحث کا بیش بہا خزانہ ہے۔ (۲۹)

۴۔ مفتی محمد رفیع عثمانی نے کتابت حدیث عہد رسالت و عہد صحابہ، میاں منظور احمد نے تاریخ و اصول حدیث، عبد الرؤف ظفر نے علوم الحدیث فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ، خالد علوی نے حفاظت حدیث اور سالم قدوائی نے علم حدیث اور چند اہم محدثین میں اس کتاب کے حوالہ جات درج کیے ہیں۔

۵۔کتاب کا دو بار شائع ہونا اس کے مقبول عام ہونے کا ثبوت ہے۔

ماخذ ومصادر

کتاب کے ماخذ ومصادر بنیادی ہیں مثلاً تہذیب التہذیب، تذکرۃ الحفاظ، جامع بیان العلم، تدریب الراوی، تنقیح الانظار، فتح الباری، البدایۃ والنہایۃ، تاریخ طبری اور فتح القدیر وغیرہ

تجزیہ

ا۔کتاب اگرچہ تحقیقی تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے لکھی گئی ہے لیکن فہرست مصادر موجود نہیں اگر اس کا اور آیات کا مکمل حوالہ دینے کا اہتمام بھی کیا جاتا تو کتاب کی اہمیت دوچند ہو جاتی۔

۲۔کتاب میں طباعت کی اغلاط بھی موجود ہیں جیسے اطاعت کی بجائے طاعت (۳۰) اور آیت مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ۔۔۔ میں لِبَشَرٍ کی جگہ بَشَرٍ (۳۱) لکھا ہے۔

تاریخ تدوین حدیث

مصنف: مولانا عبد الرشید نعمانی سن اشاعت: ۲۰۰۵ء

ناشر: مجلس نشریات اسلام' ناظم آباد' کراچی صفحات: ۲۴۲

کتاب ہذا میں مصنف کی کتاب امام ابن ماجہ اور علم حدیث (جس کا تفصیلی تعارف کرایا جارہا ہے) (۳۲) میں ذکر کردہ عہد رسالت سے لے کر امام ابن ماجہؒ تک تدوین حدیث کے مواد کو الگ سے شائع کیا گیا ہے۔ نیز کتاب کے آغاز میں ناشر بلال عبدالحئ حسنی ندوی نے مصنف کا تعارف کرایا ہے۔ یہ کتاب مجلد اور خوبصورت سرورق کی حامل ہے۔

تدوین حدیث

مصنف: مناظر احسن گیلانی سن اشاعت: س۔ن

ناشر: مکتبۃ العلم' اردو بازار' لاہور صفحات: ۶۲۴

یہ کتاب مصنف کے معارف، البرہان اور دیگر رسائل میں بالاقساط شائع ہونے والے لیکچرز کا مجموعہ ہے۔ موصوف ایک علمی شخصیت تھے آپ نے دار العلوم دیوبند اور جامعہ عثمانیہ حیدرآباد میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔ آپ کی دیگر اہم تصانیف میں تدوین قرآن، مقدمہ تدوین فقہ، الدین القیم، امام ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی، النبی الخاتم، امالی صحیح مسلم (از افادات مولانا انور شاہ کاشمیری) اور اسلامی معاشیات شامل ہیں۔ (۳۳)

کتاب ہذا میں حدیث کی شرعی حقیقت، دینی ضرورت و اہمیت، حفاظت و تدوین اور معیار رد و قبول سے متعلق مباحث پر نہایت تحقیقی و تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے نیز ان شکوک و شبہات کا اطمینان بخش جواب دیا گیا ہے جس کی وجہ سے بعض لوگ حجیت حدیث کا انکار کرتے ہیں۔ کتاب مجلد اور دلفریب سرورق سے مزین ہے۔ مذکورہ بالا ادارہ کے علاوہ مکتبہ اسحاقیہ کراچی، ادارہ مجلس علمی کراچی اور المیزان ناشران و تاجران کتب اردو بازار لاہور سے بھی شائع ہوئی ہے۔ مقبول عام ہونے کی وجہ سے لائبریریوں اور بازار میں عام دستیاب ہے۔

آغاز میں ڈاکٹر سفیر احمد نے مصنف کے حالات زندگی، سید سلیمان ندوی نے علم حدیث کی اہمیت اور بدعتی فرقوں کے وجود میں آنے کی وجوہ بیان کی ہیں۔ کتاب میں متعدد واقعات کی روشنی میں تاریخ اور حدیث کا فرق، حدیث کی مدرسی تعریف، عام تاریخی ذخیروں سے حدیث کے امتیازات، تدوین حدیث کے بنیادی عوامل، حدیث کے ابتدائی راویوں کی تعداد اور ان کی کثرت تعداد کے فوائد، روایات کی روشنی میں صحابہ کا گویا حدیث کا ایک زندہ نسخہ ہونا، حدیث کے ایک بڑے حصہ کا متواتر ہونا، روایت حدیث کے طرق، متابعات اور شواہد کی وضاحت اور اہمیت بیان کی گئی ہے نیز اس

اعتراض کی تردید کی گئی ہے کہ عہد نبوت یا صحابہ میں فن حدیث کی حیثیت باضابطہ علم کی بجائے افواہی قصوں کی سی تھی۔ عہد رسالت اور صحابہ کا تحریری سرمایہ، صحابہ کی غیر معمولی قوت حافظہ، حفظ حدیث سے متعلق آنحضوؐر کے ارشادات گرامی، عہد صحابہ میں حفظ حدیث کا آغاز، تابعین کا طریق حفظ، حفاظ حدیث کی تیاری میں صحابہ و تابعین کی اختیار کردہ روش، چند قوی الحفظ اور ضعیف الحفظ ائمہ محدثین کا ذکر، قرون اولیٰ میں دنیاوی ترقی کا علوم دینی کی خدمت پر موقوف ہونا، اس دور کے محرکات عمل، ائمہ محدثین کے حدیث بیان کرنے کے مختلف اسالیب، اور ان کی بے لوث خدمت حدیث، قرآن و حدیث کی خدمت میں موالی کا کردار، ان کی قدر و منزلت، اہل عرب کا ان کی علمی خدمات سے مستفید ہونا، موالی علماء کی دینی جرات، استغناء و بے نیازی، ان کی اقسام اور موالی محدثین کا بے نظیر شوق علمی و ایثار مالی مختلف واقعات کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ صحابہ کی روایات کے کثیر التعداد اور تابعین کی روایات کے محدود ہونے کے اسباب، عہد صحابہ اور ائمہ صحاح ستہ کے درمیانی دور میں حفاظت حدیث کے ذرائع، خبر احاد کا درجہ، قرن اول میں حکومت کی طرف سے حفاظت واشاعت حدیث کا اہتمام نہ ہونے اور آغاز اسلام میں خاص افراد تک روایتوں کے محدود رہنے کی حکمت، اجازت و ممانعت کتابت پر مبنی احادیث کی وضاحت، ممانعت کتابت کا راز، حجیت حدیث کے دلائل اور کتابت حدیث کی اجازت میں کارفرما حکمت ذکر کی گئی ہے۔ تدوین حدیث میں خلفائے راشدین کی کوششوں کے ضمن میں حضرت ابوبکرؓ کے مجموعہ احادیث کو جلانے کی حکمت، ان کا خبر احاد کی حجیت کا قائل ہونا، تحقیق حدیث کے لیے اصول شہادت کی بنیاد رکھنا اور اخبار احاد کے علم و عدم علم کی وجہ سے پیش آئے اختلافات کے انسداد کی کوشش کرنا، حضرت عمر فاروقؓ کی تعداد مرویات، قبول روایت میں محتاط روش، کثرت روایت سے منع کرنے کی حکمت، خبر احاد پر مبنی اختلافات کے انسداد کی کوشش، بینات سے متعلق اختلاف کرنے والوں کے ساتھ سختی کا سلوک روا رکھنا، بعض بیناتی اور غیر بیناتی اختلافات کو ختم کرکے ایک نقطہ نظر پر متفق کرنا، تدوین حدیث کے خیال کو مصلحت کی بنا پر ترک کرنا اور مجموعہ احادیث کا جلانا، حضرت عثمانؓ کی قبول حدیث میں محتاط روش اور خبر واحد کو اپنی رائے پر ترجیح دینا اور حضرت علیؓ کا قبول حدیث میں محتاط رویہ ذکر کیا گیا ہے نیز شیخین کے تقلیل الروایت اور حضرت علیؓ کے تکثیر الروایت ہونے میں اختلافات کے اسباب، عہد ثانی میں فتنہ سبائیت کے زور پکڑنے کی وجہ، حضرت علیؓ کے عہد میں اس فتنہ کے تدارک کے لیے کی جانے والی کاوشیں اور اس کے بعد روایت حدیث میں اختیار کردہ احتیاطی اصول و ضوابط بیان کیے گئے ہیں۔

اسلوب

ا۔ فہرست مضامین دی گئی ہے۔

۲۔ مصنف نے ابواب و فصول بندی کے روایتی طریقے کی پیروی کیے بغیر تاریخ حدیث کے مباحث کی وضاحت کی ہے۔

۳۔ آیات واحادیث معرب مع ترجمہ ہیں۔ حوالہ دیتے وقت آیات میں زیادہ تر سورت کا نام اور احادیث میں صرف کتاب کا نام ذکر کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ عربی کتب سے اقتباسات اور ان کا ترجمہ درج کرنے کا بھی اہتمام ہے۔

۴۔ مصنف نے عربی اقتباسات کا ترجمہ کرنے کے دوران اپنی وضاحت کو بین القوسین لکھا ہے۔

۵۔ قابل توضیح نکات کی وضاحت حواشی میں ہے جب کہ حوالہ جات عبارات کے ساتھ درج ہیں۔

۶۔ اردو و فارسی اشعار سے استفادہ اور استشہاد بھی اسلوب کا حصہ ہے۔

۷۔ فہرست مصادر موجود نہیں ہے۔

خصوصیات

ا۔ یہ کتاب علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں غالباً اردو میں اس موضوع پر یہ پہلی مبسوط کتاب ہے۔ مصنف نے اس میں تدوین حدیث سے متعلق عربی ماخذ میں بکھرے ہوئے مواد کو بڑی علمیت اور خوبی کے ساتھ یکجا کر دیا ہے اور تاریخ حدیث کے مباحث کی بھرپور طریقے سے وضاحت کی ہے۔ منکرین حدیث کے عمومی اعتراض کہ احادیث حضوؐر کے عہد مبارک اور صحابہ کرام کے زمانے میں مدوّن نہیں ہوئیں کی حقیقت اس انداز سے واضح فرمائی ہے کہ ایک طالب حق کو سکون اور طمانیت نصیب ہوتی ہے۔

۲۔ مصنف نے اس بات کو متعدد ٹھوس شواہد سے ثابت کیا ہے کہ کسی چیز کا قید کتابت میں آ جانا اس کو قابل اعتماد بنانے کے لیے کافی نہیں ہوتا نیز یہ کہ کسی چیز کو محفوظ کرنے میں ذریعہ حفظ اور ذریعہ کتابت میں کچھ فرق نہیں ہے۔

۳۔ خبر احاد کے راویوں کے کم ہونے میں پوشیدہ حکمت کو بڑے مؤثر انداز سے یوں بیان کیا ہے کہ حضوؐر ان احادیث کی عمومی تبلیغ و اشاعت نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اس لیے ان کا ذکر بھی عام لوگوں سے نہیں بلکہ خاص خاص صحابہ کرام سے کیا تاکہ دین کے بیناتی اور غیر بیناتی حصوں میں مدارج و مراتب کا فرق برقرار رکھا جاسکے۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ غیر بیناتی (اخبار احاد) کی کثرت روایت سے منع فرماتے تھے تاکہ ان میں عمومیت کا وہ رنگ پیدا نہ ہو جو ان کو بیناتی عناصر واجزاء کے ساتھ مشتبہ کر دے۔

۴۔ حضوؐر کی وفات کے بعد اسی سے سو سال تک زندہ رہنے والے اصحاب کے نام، آپؐ کے بعد کا عرصہ حیات اور جائے قیام و جائے وفات کو فہرست کی صورت میں نیز موالی کی خدمات حدیث کو بالتفصیل بیان کرنا اس کتاب کو دیگر کتب سے منفرد بناتا ہے۔

۵۔ کتاب کی انہی خصوصیات اور اہمیت کے پیشِ نظر بعد میں آنے والے مصنفین نے اپنی تصنیفات میں اس سے استفادہ کیا ہے مثلاً روح اللہ محمد عمر المدنی نے علم حدیث اور اس کا ارتقاء، رانا محمد اسحاق نے علوم حدیث رسول، رفیق چودھری نے آسان علوم حدیث، ڈاکٹر سہیل حسن نے معجم اصطلاحات حدیث، مفتی محمد رفیع عثمانی نے کتابت حدیث عہد رسالت و عہد صحابہ میں، عبد الرحمٰن کیلانی نے آئینہ پرویزیت، فہیم عثمانی نے حفاظت و حجیت حدیث، محمد عبد اللہ طارق دہلوی نے الترغیب والترہیب کے مقدمہ، عبد الرشید عراقی نے مقام سنت اور عظمت حدیث، عبد الرؤف ظفر نے علوم الحدیث فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ، خالد علوی نے حفاظت حدیث، ڈاکٹر حمید اللہ نے صحیفہ ہمام بن منبہ اور سالم قدوائی نے علم حدیث اور چند اہم محدثین میں اس کتاب کے حوالہ جات نقل کیے ہیں۔

۶۔ کتاب کا متعدد مطابع سے شائع ہونا اس کے قبول عام ہونے کا ثبوت ہے۔

ماخذ و مصادر

کتاب کے ماخذ و مصادر بنیادی ہیں جیسے تہذیب التہذیب، تذکرۃ الحفاظ، طبقات ابن سعد، جامع بیان العلم، فتح الباری، معرفۃ علوم الحدیث، تدریب الراوی اور الاصابہ فی تمییز الصحابۃ وغیرہ۔

تجزیہ

ا۔ حوالہ دینے کا معیار تحقیقی نوعیت کا نہیں۔ مصنف نے اکثر مقامات پر آیات، احادیث اور اقتباسات کا مکمل حوالہ نہیں دیا نیز فہرست مصادر نہ دینے سے اصل ماخذ تک رسائی مشکل ہو جاتی ہے۔

۲۔ کہیں کہیں طباعت کی معمولی غلطیاں بھی پائی جاتی ہیں جیسے کرتے کی جگہ کرے (۳۴) اور بھی کو بی (۳۵) لکھا ہے۔

امام ابن ماجہ اور علم حدیث

مصنف: مولانا محمد عبد الرشید نعمانی　　سن اشاعت: س۔ن

ناشر: میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب' آرام باغ' کراچی　　صفحات: ۳۵۹

یہ کتاب اگرچہ امام ابن ماجہؒ کی سوانح عمری ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اس میں عہد رسالت سے امام ابن ماجہؒ تک تاریخ تدوین حدیث بھی بیان کی گئی ہے۔ اسی باعث اسے تبصرہ میں شامل کیا جارہا ہے۔

مصنف کا شمار بلند پایہ صاحب نظر محدثین میں ہوتا ہے۔ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ انہوں نے امت کو بڑا فائدہ پہنچایا۔ نصف صدی سے زائد ان کے فیوض علمی و روحانی کا سلسلہ جاری رہا۔ یہ کتاب دراصل موصوف کی عربی کتاب ما تمس الیہ الحاجۃ لمن یطالع سنن ابن ماجہ کا ترجمہ ہے۔ جیسا کہ تاریخ تدوین حدیث کے ناشر بلال عبد الحیٔ حسنی ندوی اس ضمن میں لکھتے ہیں۔

اس کتاب کے اردو ترجمہ کا جب مولانا مرحوم سے تقاضا کیا گیا تو مولانا نے اس کتاب کو سامنے رکھ کر بڑے مفید اور قیمتی اضافوں کے ساتھ اس کو مرتب فرمایا جو ابن ماجہ اور علم حدیث کے نام سے شائع ہوا۔(۳۶)

آغاز میں مصنف نے امام صاحب کے حالات زندگی بیان کیے ہیں اس ضمن میں پہلے ان اساتذہ کا ذکر کیا ہے جن سے انہوں نے اپنے وطن قزوین میں علم حدیث کی تحصیل کی۔ بعد ازاں ان تیس (۳۰) اسلامی مراکز اور ان کے مشہور شیوخ کا تذکرہ ہے جہاں امام صاحب اخذ حدیث کے سلسلے میں تشریف لے گئے۔ کتاب میں حدیث کے لغوی و اصطلاحی معانی، دینی حیثیت، عربوں کی غیر معمولی قوت حافظہ کی وجہ سے کتابت کا مروج نہ ہونا، ممانعت کتابت کی وجوہ، کتابت حدیث سے متعلق آپؐ کے ارشادات، آپؐ کے املاء کروائے ہوئے تحریری سرمائے، صحابہ و تابعین کے تحریری صحائف اور تدوین حدیث کے سلسلہ میں حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی مساعی جمیلہ بیان کرنے کے بعد علم حدیث کے اولین مدون کے حوالے سے بحث کی گئی ہے نیز دوسری صدی ہجری میں علمائے کرام کا حدیث سے استدلال کرنے کے حوالے سے طرز عمل، امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے تلامذہ کی خدمات حدیث، تیسری صدی ہجری میں علم حدیث پر ہونے والے کام کا جائزہ، کتاب الآثار، مؤطا امام مالک، جامع سفیان ثوری، مسند اسحاق بن راہویہ، مسند امام احمد بن حنبل اور ائمہ و کتب صحاح ستہ کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

اسلوب

۱۔ فہرست مضامین دی گئی ہے اور کتاب ابواب و فصول بندی کے بغیر ہے۔

۲۔ آیات معرب، بترجمہ و بحوالہ ہیں۔ احادیث کا متن غیر معرب مع ترجمہ ہے اور بعض اوقات ان کا مکمل حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ عربی کتب سے استفادہ کرتے وقت ان سے اقتباسات درج کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۳۔ اسمائے رجال، کتب، قبائل اور اماکن وغیرہ کو خط کشید کیا گیا ہے۔

۴۔ حوالہ جات اور قابل توضیح نکات کی وضاحت حواشی میں کی گئی ہے، البتہ بعض مقامات پر آیات واحادیث کے حوالہ جات عبارت کے ساتھ ہی درج ہیں۔

۵۔ متن میں بیان کردہ اگر کوئی نکتہ یا بات علماء کے ہاں مختلف فیہ ہے تو مصنف نے حواشی میں اس کو واضح کر دیا ہے جیسے اس بات کی وضاحت کہ امام ابو حنیفہؒ نے صحابہ سے بھی روایت کیا ہے کرتے ہوئے مصنف نے لکھا ہے کہ بعض علماء اس بات کا انکار کرتے ہیں اس کے بعد مصنف نے ان علماء کی آراء ذکر کی ہیں پھر ائمہ متقدمین کی آراء سے اپنی بات کو ثابت کیا ہے۔ (۳۷)

۶۔ فارسی اشعار سے استشہاد کیا گیا ہے۔

۷۔ فہرست مصادر موجود نہیں ہے۔

خصوصیات

ا۔ کتاب میں عہد رسالت سے لے کر امام ابن ماجہؒ تک تدوین حدیث کی تاریخ آسان فہم انداز میں پیش کی گئی ہے نیز ابن ماجہؒ کی سوانح عمری اور ان کی سنن سے متعلق معلومات کو تفصیلاً مستند ماخذوں سے بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ کتاب کے طویل حاشیوں اور تاریخ فن حدیث کے مستقل ابواب میں نہ صرف علم حدیث بلکہ محدثین اور فقہاء بالخصوص امام ابو حنیفہؒ اور اُن کے مذہب کے متعلق اتنی معلومات فراہم کر دی ہیں کہ اس موضوع پر یہ کتاب ایک انسائیکلوپیڈیا کی سی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔

۳۔ کتب صحاح خمسہ کے اسالیب، خصوصیات اور ائمہ خمسہ کے ایسے تلامذہ کا ذکر کرنا جن سے ان کی روایات کا سلسلہ چلا، اس کتاب کی اہم خوبی ہے۔

۴۔ امام ابو حنیفہؒ کی کتاب الآثار، امام مالکؒ کی موطا اور امام ابن ماجہؒ کی السنن کا تفصیلاً تعارف کرایا گیا ہے۔

۵۔ سنن ابن ماجہ کے کتب صحاح ستہ میں شامل ہونے یا نہ ہونے کے حوالے سے بڑی اچھی بحث کی گئی ہے اور اس ضمن میں حافظ ابن السکنؒ، ابن مندہؒ، ابو طاہر سلفیؒ، ابن الصلاحؒ اور امام نوویؒ کا اسے صحاح میں شمار نہ کرنا اور متاخرین کا شمار کرنا بیان کیا ہے۔

۶۔ اجمالاً اور تفصیلاً دونوں طرح سے فہرست مضامین مرتب کرنا بھی ایک عمدہ پہلو ہے۔

۷۔ کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں اشاریہ کے تحت رجال، اماکن، قبائل، جماعات اور کتب کے اسماء درج ہیں۔ جن سے مطالب کی تلاش میں بڑی آسانی ہو جاتی ہے۔

۸۔کتاب میں طباعت کی اغلاط کا تصحیح نامہ مصنف اور ناشر کے ذمہ دارانہ رویہ کی ایک مثال ہے۔
۹۔آخر میں شرق اسلامی کا عربی، عہد عباسی کے صوبوں کا انگریزی اور یکم ہجری سے ۴۰ ہجری تک اسلامی فتوحات کا نقشہ دیا گیا ہے جس سے یہ کتاب کافی مفید ہو گئی ہے۔
۱۰۔ عبد الرشید عراقی نے اپنی کتاب عظمت حدیث، سالم قدوائی نے علم حدیث اور چند اہم محدثین اور خالد علوی نے حفاظت حدیث میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

ماخذ و مصادر

کتاب کے تمام ماخذ بنیادی ہیں تاہم تذکرۃ الحفاظ، تہذیب التہذیب، میزان الاعتدال، مقدمہ ابن الصلاح، مقدمہ فتح الباری، تدریب الراوی اور الجواہر المضیہ سے زیادہ استفادہ کیا گیا ہے۔

تجزیہ

۱۔ زیر نظر کتاب علم حدیث سے متعلق معلومات کا ایک ذخیرہ ہے لیکن اس کی ترتیب آسان فہم نہیں ہے۔ فاضل مصنف نے امام ابن ماجہؒ کے عہد کے مراکز دینیہ پر جو تفصیلات پیش کی ہیں یہ بے شک بہت معلومات افزاء تو ہیں لیکن کتاب کے اصل موضوع سے زیادہ مناسبت نہیں رکھتیں۔ نیز اس بات کی ضرورت بھی محسوس ہوتی ہے کہ مراکز دینیہ کی بحث نئے باب سے شروع کی جاتی۔ اسی طرح صفحہ ۱۱۵ سے علو اسناد کے بیان کا آغاز بھی نئے باب کا متقاضی نظر آتا ہے۔ مزید برآں علم حدیث پر ایک مستقل اور طویل بحث ہے لیکن اس کا آغاز نہ صرف یہ کہ نئے صفحہ سے نہیں کیا گیا بلکہ اسے ایک ذیلی سرخی کے ساتھ شروع کر دیا گیا ہے۔ حسن ترتیب کی کمی اور ابواب کی عدم موجودگی سے قاری کو کتاب کے مطالعہ میں دقت ہوتی ہے۔ گو فہرست مضامین سے اس کمی کو پورا کرنے کی ضرور کوشش کی گئی ہے۔
۲۔ فہرست مصادر کا نہ پایا جانا بھی تحقیقی اعتبار سے ایک فروتر بات معلوم ہوتی ہے۔

کتابت حدیث عہد نبویؐ میں

مصنف: مولانا سید ابو بکر غزنوی		سن اشاعت: س۔ن
ناشر: مکتبہ غزنویہ، شیش محل روڈ، لاہور		صفحات: ۳۲

عہد نبوی میں کتابت حدیث کے اثبات کے ضمن میں مختصر سی نایاب کتاب ہے۔ اس میں مصنف نے عہد رسالت میں قلمبند ہونے والی احادیث کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

i۔ حضوؐر کے حکم سے لکھی گئیں احادیث۔ ii ۔ وہ جنہیں صحابہ نے آپؐ کی اجازت سے آپؐ کی مجلس میں بیٹھ کر لکھا۔ iii۔ وہ جنہیں صحابہ کرام نے مجلس نبوی میں سنااور مجلس برخاست ہونے کے بعد قلمبند کیا۔

ان میں ہر حصہ سے متعلق تحریری صحائف ذکر کیے گئے ہیں نیز ممانعت کتابت والی حدیث کی توضیح اور فن کتابت کی ترقی وفروغ کے لیے آنحضوؐر کے احکامات وترغیبات پر روشنی ڈالی ہے۔

اسلوب

ا۔ فہرست مضامین اور مصادر موجود نہیں۔

۲۔ آیات واحادیث زیادہ تر معرب مع ترجمہ وبحوالہ ہیں۔ عربی کتب کے اقتباسات نقل کرنے کا اہتمام ہے۔

۳۔ حوالہ جات حواشی میں درج ہیں۔ البتہ آیات کا حوالہ عبارت کے ساتھ ہی ہے۔

خصوصیات

ا۔ کتاب مختصر ہونے کے باوجود اپنے موضوع کا احاطہ کرنے والی ہے جس میں کتابت حدیث سے متعلق دلائل عمدگی سے یکجا کیے گئے ہیں۔

۲۔ عبد الرؤف ظفر نے علوم الحدیث فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ اور خالد علوی نے حفاظت حدیث میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

ماخذ ومصادر

کتاب کے ماخذ و مصادر بنیادی ہیں۔ مثلاً تذکرۃ الحفاظ، تہذیب التہذیب، فتوح البلدان، فتح الباری، طبقات ابن سعد، تحفۃ الاحوذی اور روض الانف وغیرہ۔

تجزیہ

ا۔ فہرست مصادر نہ ہونے سے محولہ کتب تک رسائی مشکل ہو جاتی ہے۔

۲۔ کتاب میں طباعت کی غلطیاں موجود ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔ بنو قریظہ کی بجائے بنو قریضہ (۳۸)، الروض الانف کی بجائے العروض الانف (۳۹) اور طبقات ابن سعد کی بجائے طبقات ابن مسعد (۴۰) لکھا ہے۔

حدیث کی تدوین عہد صحابہ اور عہد تابعین میں

مصنف: مولانا عبد الشکور　　　سن اشاعت: س۔ن

ناشر: فاروق کتب خانہ 'محلّہ قدیر آباد' نزد جامع مسجد اہل حدیث 'ملتان　　　صفحات: ۴۸

یہ کتاب مولانا حکیم عبد الشکور صاحب شکراوی (۴۱) کا اخبار اہلحدیث (دہلی) کی متعدد اشاعتوں میں بعنوان کتابت حدیث پر منکرین حدیث کی تاریخی غلط بیانی شائع ہونے والا ایک مقالہ ہے جسے بعد میں کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔

کتاب کا پیش لفظ محمد اسلم سیف فیروز پوری (۴۲) نے لکھا ہے جس میں انہوں نے فتنہ انکار حدیث کو دیگر فتنوں (فتنہ اشتراکیت، عیسائیت اور مرزائیت) کے مقابلے میں زیادہ خطرناک، نتائج کے اعتبار سے زیادہ تباہ کن اور اسلام سے انحراف کا دوسرا نام قرار دیا ہے۔ بعد ازاں کتاب کے مشتملات پر مختصراً روشنی ڈالی ہے۔ مقدمہ میں مصنف نے کتابت حدیث کے حوالے سے منکرین کے اعتراضات قلمبند کیے ہیں اور ان کی اس روش پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ہر عامل بالحدیث پر حمایت حدیث کا فریضہ سرانجام دینے پر زور دیا ہے۔ کتاب میں تبلیغ نیز حفاظت و حجیت حدیث سے متعلق ارشادات نبوؐی نقل کیے گئے ہیں۔ حدیث لا تکتبوا عنی غیر القرآن اور حضرت عمر فاروقؓ کے قول حسبنا کتاب اللہ کی توضیح، منکرین کے اس اعتراض کی تردید کہ خلفائے ثلاثہ (حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت علی بن ابی طالبؓ) اور ابو سعید خدریؓ روایت و کتابت حدیث کے قائل نہ تھے، ممانعت کتابت کے اسباب اور اس کی اجازت سے متعلق مرفوع احادیث، اقوال صحابہ و تابعین، قبل از اسلام عربوں کی امیت، حصول علم کے طرق اور حفاظت و تبلیغ حدیث سے متعلق ارشادات رسولؐ بیان کیے گئے ہیں۔ خاتمۃ الکلام میں یورپی مصنفین کا تعصب، قرآن کی زبان کی محفوظیت اور تدوین حدیث کے ضمن میں حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی مساعی جمیلہ ذکر کی گئی ہے۔

اسلوب

۱۔ زبان سادہ اور اسلوب عام فہم ہے۔ دقیق الفاظ استعمال کرنے سے اجتناب کیا گیا ہے۔

۲۔ فہرست مضامین موجود نہیں ہے نیز کتاب ابواب و فصول بندی کے بغیر ہے۔

۳۔ درج کردہ آیات قرآنیہ زیادہ تر معرب لیکن ترجمہ اور حوالہ کے بغیر ہیں جب کہ احادیث زیادہ تر غیر معرب بترجمہ و بحوالہ دی گئی ہیں۔ نیز عربی کتب سے اقتباسات نقل کرنے کا خاص اہتمام کیا گیا ہے اور ان کے حوالہ جات عبارات کے ساتھ درج ہیں۔

۴۔ منکرین کے اعتراضات ان کی کتب کے حوالے سے نقل کیے گئے ہیں۔

۵۔ اردو اشعار سے استشہاد کیا گیا ہے۔

۶۔ مصادر کی فہرست نہیں دی گئی۔

خصوصیات

اس مختصر کتاب میں کتابت حدیث کے دلائل کو بڑے احسن انداز سے سموتے ہوئے منکرین کے اعتراضات کا سنجیدہ، مسکت اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔

ماخذ و مصادر

کتاب کی تالیف میں جامع بیان العلم، طبقات ابن سعد اور تذکرۃ الحفاظ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

تجزیہ

۱۔ کتاب تحقیقی تقاضوں کو پورا نہیں کرتی۔ حوالہ جات کا خاص اہتمام نہیں کیا گیا نیز فہرست مصادر بھی موجود نہیں ہے۔

۲۔ کتابت کی اغلاط کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ مثلاً

یورپ کی بجائے یوروپ (۴۳)، چھپے کی بجائے چھپٹے (۴۴) اور دونوں کی بجائے دونو (۴۵) لکھا ہے۔

کتابت حدیث تا عہد تابعین

مرتب: محمد خالد سیف سن اشاعت: س۔ن

ناشر: ادارہ علوم اثریہ' لائل پور صفحات: ۶۴

ادارہ طلوع اسلام اور اس کے پیروکاروں کی ریشہ دوانیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کے لیے یہ کتاب شائع کی گئی ہے۔ آغاز میں فتنہ انکار حدیث کی مختصر تاریخ بیان کی گئی ہے۔ کتاب میں قبل اور بعد از اسلام عربوں کی تعلیمی حالت، عہد رسالت میں کتابت حدیث کا اثبات، اس دور اور عہد صحابہ کے تحریری سرمایے، تابعین میں سے امام زہریؒ اور عروہؒ کے صحائف اور دیگر تابعین کے اس حوالے سے اقوال جیسے موضوعات شامل ہیں نیز ممانعت و اباحت کتابت سے متعلق روایات میں تطبیق دیتے ہوئے ان کے تعارض کو رفع کیا گیا ہے۔

اسلوب

۱۔ مصنف نے ابواب اور فصول بندی کے بغیر اس مختصر سی کتاب میں مختلف مباحث کی وضاحت انتہائی آسان فہم انداز میں کی ہے۔

۲۔ فہرست مضامین دی گئی ہے۔

۳۔ قرآنی آیات اور احادیث کا متن، ترجمہ اور مکمل حوالہ دیا گیا ہے۔ عربی کتب کے اقتباسات زیادہ تر ان کے ترجمہ کے ساتھ دیئے گئے ہیں اور حوالہ جات حواشی میں درج ہیں۔

۴۔ آخر میں خلاصہ مبحث اور فہرست مصادر مروجہ تحقیقی اصول کے مطابق دی گئی ہے۔

خصوصیات

ا۔ کتاب میں اختصار کے باوجود بڑے اچھے انداز سے عہد رسالت میں کتابت حدیث کا مقدمہ ثابت کیا گیا ہے۔

۲۔ کتاب اپنے عنوان کا مکمل احاطہ کرنے کے ساتھ تحقیقی تقاضوں کو بھی پورا کرنے والی ہے۔

ماخذ و مصادر

مصنف نے تذکرۃ الحفاظ، توجیہ النظر، تہذیب التہذیب، تدریب الراوی اور تاویل مختلف الحدیث جیسی بنیادی کتب سے استفادہ کیا ہے۔

تجزیہ

ا۔ صفحہ نمبر ۸ پر انسائیکلو پیڈیا کا حوالہ ہے مگر فہرست مصادر میں اسے شامل نہیں کیا گیا۔

۲۔ کہیں کہیں کتابت کی غلطیاں موجود ہیں جیسے

صبحی صالح کے نام کو صبیحی صالح (۴۶) لکھا ہے۔

تدوین حدیث پر کتب کے تراجم

تدوین حدیث پر اُردو زبان میں مصنفات و مرتبات کے علاوہ عربی زبان میں لکھی جانے والی کتب کے تراجم بھی کئے گئے، جن میں سے چند معروف کا تذکرہ افادہ سے خالی نہیں ہوگا۔

مقدمہ تدوین حدیث (ترجمہ تاریخ التراث العربی)

مترجم: سعید احمد　　　سن اشاعت: ۱۹۸۵ء

ناشر: ادارۂ تحقیقات اسلامی' جامعہ اسلامیہ' اسلام آباد　　　صفحات: ۸۹

مذکورہ کتاب فؤاد سزگین کی جرمن زبان میں لکھی جانے والی کتاب "Geschicgte des Arabischen schrifttums" کے عربی ترجمہ تاریخ التراث العربی کی جلد اول کے باب دوم (صفحات ۱۱۷ تا ۱۵۲' مکتبۃ آیۃ اللہ العظمی المرعشی النجفی العامۃ قم ایران' سن اشاعت ۱۴۱۲ھ) کا ترجمہ ہے۔ جرمن کتاب کو عربی زبان میں محمود فہمی حجازی، عرفۃ مصطفیٰ، سعید عبد الرحیم اور عبد اللہ بن عبد اللہ حجازی نے منتقل کیا۔ مصنف نے کتاب کے ہر نئے عنوان کا آغاز

ایک علمی مقدمہ سے کیا ہے جس میں اس کا آغاز وارتقاء، اہمیت، اس پر لکھنے والے مصنفین و مؤلفین کی سوانح حیات، شیوخ کے حالات اور دیگر ضروری کوائف پر سیر حاصل روشنی ڈالی ہے بعد ازاں ان سے متعلق مشہور ترین مراجع اور تالیفات ذکر کی ہیں۔ جلد اول علوم قرآنی، علوم حدیث، تاریخ، فقہ، کلام اور تصوف جیسے عناوین پر مشتمل ہے۔ جبکہ باقی سات جلدیں دیگر علوم سے متعلق ہیں۔ زیرِ استعمال عربی نسخہ جامعہ پنجاب کی مرکزی لائبریری میں موجود ہے۔

یہ تالیف بلاشبہ علوم وآداب عربی کی تاریخ کے لیے ایک نہایت مبسوط و مستند ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے اس میں شامل علم حدیث کے آغاز میں لکھا گیا مقدمہ خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس میں حدیث اور تاریخ تدوین حدیث کے بارے میں گولڈ زیہر کے نظریات کا مدلل تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ مصنف (فواد سزگین) کی اس موضوع پر ترکی زبان میں ایک مستقل کتاب ہے جس کا عنوان بخاری کے مصادر "Buharinin Kaynaklari" ہے۔ یہ ۱۹۵٦ء میں استنبول سے چھپ چکی ہے۔ بنابریں آپ تاریخ تدوین حدیث پر عالمانہ تحقیق وتدقیق کے ساتھ قلم اٹھانے کے پوری طرح اہل ہیں۔ فروری ۱۹۷۹ء میں مملکت عربیہ سعودیہ کی طرف سے دیا گیا شاہ فیصل ایوارڈ آپ کی جلیل القدر علمی خدمات کے اعتراف کی ایک علامت ہے۔ (۴۷) مقدمہ کی اس اہمیت کے پیش نظر اسے اردو زبان کے قالب میں ڈھالا گیا۔ ضیاء الدین احمد اور محمود احمد غازی نے اس پر نظر ثانی کی ہے۔ مقدمہ کارڈ کے سرورق کا حامل اور عمدہ کاغذ پر طبع شدہ ہے۔ زیرِ استعمال نسخہ دیال سنگھ لائبریری سے حاصل کردہ ہے۔ کتاب کے آغاز میں مولانا محمد مالک کاندھلوی (۴۸) کی تقریظہے۔ جس میں مذکورہ کتاب کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ پیش لفظ ڈاکٹر شیر محمد زمان (۴۹) نے لکھا ہے اس میں کتاب ہذا کے حوالے سے اہم معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ مقدمۂ مترجم میں کتابت وتدوین حدیث کی تاریخ، مستشرقین کے ہاں حدیث پر ہونے والے کام اور ان کے اعتراضات کے رد میں مسلمانوں کی لکھی جانے والی کتب ذکر کی گئی ہیں۔ مندرجات کتاب میں تدوین حدیث کے بارے میں گولڈ زیہر کے نقطۂ نظر (تدوین حدیث کا آغاز دوسری صدی ہجری کے آخر اور تیسری صدی ہجری کے شروع میں ہوا) کی تردید اور صدر اسلام میں تحمل حدیث کے طریقے بیان کرتے ہوئے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ آغاز ہی سے نقل وروایت کے بارے میں نصوص مدونہ پر اعتماد کیا جاتا تھا۔ صحابہ وتابعین کی کتابت حدیث کی مختلف کیفیات، ان کے صحائف، عہد تابعین میں مروج تحمل حدیث کے طرق، حافظہ کے بارے میں جدید محققین کی غلط فہمی کا ازالہ، حافظہ اور کتابت کا باہمی ربط، کتابت و مکاتبت کے بارے میں مستشرقین کی غلط فہمیاں، ان کے اسباب اور عہد تابعین کے مدون علمی ذخیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اصطلاحات اسناد سے اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ روایت حدیث کی بنیاد تحریری مصادر پر تھی اور یہ کہ اسانید کسی صورت میں بھی زبانی مرویات کی طرف

اشارہ نہیں کرتیں بلکہ یہ ثقات مؤلفین کو ان کے نام کے ساتھ بیان کرتی ہیں۔ آخر میں اسانید کے ذریعہ مصادر کے ربط و تعلق معلوم کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

مترجم کا اسلوب

۱۔ فہرست مضامین و مصادر موجود ہے۔ آخر میں رجال، اماکن اور اصطلاحات کا ایک اشاریہ بھی دیا ہے۔

۲۔ مترجم نے اپنے اضافہ کو بین القوسین لکھا ہے۔

۳۔ قارئین کی سہولت کے پیش نظر بعض ذیلی عناوین کا اضافہ کیا ہے۔

مترجم اور مصنف کے اسلوب میں فرق

۱۔ کتاب کے متن اور ترجمہ کے بالاستیعاب مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مترجم نے ترجمہ اور حوالہ جات کے نقول میں عموماً دیانتداری کا مظاہرہ کیا ہے اور مصنف کے اسلوب میں کوئی بڑا ردوبدل نہیں کیا سوائے یہ کہ بعض مقامات پر حوالہ دیتے وقت مصنف کی ذکر کی گئی کسی کتاب کی جلد نمبر (۵۰) مترجم نے بیان نہیں کی (۵۱) یا بعض مقامات پر مصنف کا بیان کردہ حوالہ (۵۲) ہی مترجم نے حذف کر دیا ہے۔ (۵۳)

ترجمہ کا معیار

ترجمہ انتہائی سلیس اور بامحاورہ ہے۔

تاریخ حدیث و محدثون

مترجم: غلام احمد حریری		سن اشاعت: س۔ن

ناشر: مکتبہ رحمانیہ' اردو بازار' لاہور		صفحات: ۶۲۴

زیر نظر ترجمہ امام محمد محمد ابو زھو کی تصنیف الحدیث والمحدثون کا ہے۔ ان کی یہ تصنیف عربی زبان میں لکھا جانے والا پی۔ایچ۔ڈی کا مقالہ ہے جس پر انہیں جامعہ ازہر قاہرہ نے ۱۹۳۴ء میں ڈاکٹریٹ کی سند دی تھی۔ یہ پہلی بار ۱۹۵۸ء میں مصر سے شائع ہوا۔ اس میں عہد نبوی ﷺ سے سقوط بغداد (۶۵۶ھ) تک تفصیلاً اور سقوط بغداد سے عصر حاضر تک اجمالاً حدیث اور محدثین کی تاریخ کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تدوین حدیث کا ہر دور اس طرح قلمبند کیا گیا ہے کہ اس میں متعلقہ دور کے خصائص کے ساتھ جمع و تدوین حدیث اور اسکی تدریس و تعلیم میں حصہ لینے والے ائمہ محدثین کی سوانح حیات اور ان کی خدمات کا تذکرہ آ گیا ہے۔ کتاب اپنے ذخیرۂ معلومات اور اسلوب کی بنیاد پر اشاعت کے ساتھ ہی مقبول عام ہو گئی تھی۔ اس کی شہرت جب عالم عرب سے نکل کر عالم عجم میں پہنچی تو وطن عزیز کے معروف عالم اور مترجم

غلام احمد حریری نے اسے اردو میں منتقل کیا۔ کتاب کے بالاستیعاب مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ یہ حدیث اور محدثین کی تاریخ پر ایک نہایت جامع کاوش ہے جس میں مبسوط انداز میں حجیت اور تدوین حدیث کے مراحل بیان کر کے منکرین و مستشرقین کے اعتراضات واشکالات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

کتاب مجلد اور عمدہ سرورق سے مزین ہے۔ مذکورہ بالا ادارہ کے علاوہ اسے ناشران قرآن اردو بازار لاہور نے بھی شائع کیا ہے۔ کتاب مقدمہ، تدوین حدیث کے سات ادوار اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ مترجم نے پیش لفظ میں مصنف کی کتاب کی اہمیت بیان کی ہے۔ مقدمۂ مصنف میں سنت کی اہمیت، کتاب ہذا کی وجہ تالیف اور مشتملات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مقدمہ مترجم میں سنت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم اور شرعی حیثیت بیان کی گئی ہے۔

تدوین حدیث کا پہلا دور حضوؐر کی تیئیس (۲۳) سالہ نبوی زندگی سے متعلق ہے۔ اس میں حفاظت حدیث میں صحابہ کا کردار، سرور کائناتؐ کی علمی مجالس، اخذ حدیث کے سلسلہ میں صحابہ کرام کا طرز و انداز اور حدیث کی نشر و اشاعت میں قبائلی وفود کا کردار بیان کیا گیا ہے۔ دوسرا دور خلافت راشدہ کا ہے۔ اس میں اس عہد کے سیاسی حالات، روایت حدیث میں صحابہ کی محتاط روش، خلفائے راشدین کی جانب سے تقلیل روایت کے احکام کا مبنی بر حکمت اور صحابہ کے ہاں خبر واحد کا حجت ہونا بیان کیا گیا ہے۔ تیسرا دور خلافت راشدہ کے اختتام سے لے کر پہلی صدی ہجری کے آخر تک کے زمانے کو محیط ہے۔ اس میں خلافت راشدہ کے سیاسی حالات، مختلف فرقوں کا ظہور، خوارج اور شیعہ کے عقائد کے روایت حدیث پر اثرات، حدیث کی جمع و تدوین میں صحابہ و تابعین کی مساعی جمیلہ، محدثین کے اسفار، کتابت حدیث کی تاریخ، عدالت صحابہ، روایت بالمعنی کے بارے میں اشکالات کا تجزیہ اور اسرائیلیات کی حقیقت کشائی جیسے عناوین زیر بحث لائے گئے ہیں۔ جلیل القدر صحابہ و تابعین کا تعارف کرایا گیا ہے نیز کتابت و تدوین حدیث سے متعلق صاحب مجلّہ المنار شیخ محمد رشید رضا مصری کے اعتراضات کی تردید کی گئی ہے۔ چوتھا دور دوسری صدی ہجری پر مشتمل ہے۔ اس میں مؤطا امام مالک اور وضاعین کے مختلف گروہوں کا تعارف، چند احادیث موضوعہ، فتنہ وضع حدیث کے تدارک میں محدثین کی کاوشیں، اس صدی میں حجیت سنت کا نزاع، خبر واحد کی حجیت، قبولیت کی شرائط، امام ابو حنیفہؒ کی حدیث دانی، اس صدی کے محدثین کا تعارف اور مستشرقین کے اعتراضات کی تردید کی گئی ہے۔ پانچواں دور تیسری صدی ہجری کا ہے۔ اس میں محدثین اور متکلمین کا نزاع اور حدیث پر اس کے اثرات ذکر کیے گئے ہیں نیز اس دور کے مشاہیر ائمہ حدیث، مسند امام احمد اور کتب صحاح ستہ کا تعارف کرایا گیا ہے۔ چھٹا دور تیسری صدی ہجری سے لے کر سقوط بغداد تک محیط ہے۔ اس میں اس عہد کے سیاسی حالات ذکر کرنے کے بعد چوتھی صدی ہجری کے مؤلفین اور اس

کے بعد سے لے کر سقوط بغداد تک کی مشہور کتب کا تعارف کرایا گیا ہے۔ ساتواں دور سقوط بغداد سے لے کر عصرِ حاضر تک کا ہے۔ اس میں اس عہد کے سیاسی احوال، روایت حدیث کا طرز و انداز اور بلاد اسلامیہ میں حدیث کے ساتھ مسلمانوں کا اعتناء جیسے عناوین زیر بحث لائے گئے ہیں۔ نیز اس دور کی معروف کتب کا تعارف کروایا گیا ہے۔ خاتمہ کے تحت مختلف علوم حدیث جرح و تعدیل، تاریخ الرواۃ، تاویل مشکل الحدیث، ناسخ و منسوخ، غریب الحدیث، علل الحدیث اور اصول حدیث وغیرہ کا تعارف کروایا گیا ہے۔

مترجم کا اسلوب

ا۔ مترجم نے کتاب میں درج آیات مبارکہ اور ائمہ محدثین کے اقوال کو معرب کیا ہے۔ بعض مقامات پر آیات کو حوالوں کے ساتھ درج کیا ہے۔ حوالہ کہیں مکمل اور کہیں صرف سورۃ کا نام ذکر کیا ہے۔ احادیث کے حوالہ میں بھی صرف کتاب کا نام دینے پر اکتفا کیا ہے۔

۲۔ دوسری صدی ہجری میں تدوین حدیث کے ضمن میں اہم کردار ادا کرنے والے ائمہ محدثین کے اسمائے گرامی اور تیسری صدی ہجری میں لکھی جانے والی مسانید کو فہارس کی صورت میں پیش کیا ہے۔

۳۔ مترجم نے اپنی وضاحت کو بین القوسین لکھا ہے اور صفحہ ۲۴۵ پر اردو مصرعہ کا اضافہ کیا ہے۔

مترجم اور مصنف کے اسلوب میں فرق

ا۔ مترجم نے حوالہ جات عبارت کے ساتھ دیئے ہیں جب کہ مصنف نے انہیں حواشی میں درج کیا ہے نیز مصنف کی حواشی میں کی گئی وضاحت بھی مترجم نے عبارت کے ساتھ دی ہے۔

۲۔ مصنف نے تدوین حدیث کے ہر دور سے متعلق ابحاث پر روشنی ڈالنے سے پہلے بحث اول، بحث ثانی اور بحث ثالث وغیرہ لکھا ہے مگر مترجم نے ایسا نہیں کیا۔

۳۔ مصنف کے دیئے گئے بعض حوالہ جات بھی حذف کیے گئے ہیں جیسے (صفحات ۱۰۴اور ۱۰۷پر) معرفۃ علوم الحدیث اور ضحیٰ الاسلام کے دیئے جانے والے حوالہ جات مترجم نے (صفحات ۱۴۰اور ۱۴۴پر) نقل نہیں کیے۔

ترجمہ کا معیار

ترجمہ سلیس، رواں اور بامحاورہ ہے۔ مترجم نے دقیق الفاظ سے اجتناب کرتے ہوئے کتاب کو سادہ اور آسان انداز میں اردو زبان کے قالب میں ڈھالا ہے لیکن عربی متن اور ترجمہ کی بالاستیعاب ورق گردانی اور موازنہ سے

معلوم ہوا ہے کہ بعض عربی الفاظ اور عبارات کا ترجمہ نہیں ہو سکا۔ مثلاً کتاب کے شروع میں حسنین محمد مخلوف اور محمد عبدالوہاب کی دی جانے والی تقاریظ اور صفحہ ۸۱ پر دیئے جانے والے اشعار کا ترجمہ موجود نہیں ہے۔ اسی طرح استعداد الصحابۃ لحفظ السنۃ ونشرھا (۵۴) کے ترجمہ حفاظت حدیث میں صحابہ کا کردار (۵۵) اور جھود الصحابۃ والتابعین فی جمع الحدیث و روایتہ ومنا ھضتھم لکذابین (۵۶) کے ترجمہ حدیث کی جمع و تدوین میں صحابہ و تابعین کی مساعی جمیلہ (۵۷) میں خط کشیدہ عبارات کا ترجمہ نہیں ہو سکا۔

طباعت کی اغلاط

کتاب میں کہیں کہیں طباعت کی غلطیاں بھی موجود ہیں۔ چند امثلہ ملاحظہ فرمائیں۔
استشہاد کی بجائے استشہا (۵۸) ابن عبدالبر کی بجائے ابن البر (۵۹) اور حدیث کی بجائے حدید (۶۰) لکھا ہے۔

خلاصۂ بحث

تمام کتب کے بالاستیعاب مطالعہ کے بعد یہ حقیقت آشکار ہوئی کہ ہر کتاب اپنے اسلوب، خصوصیات اور ماخذ و مصادر کے اعتبار سے دوسرے کتاب سے مختلف ہے۔ بعض کتب میں تحقیقی رنگ غالب ہے۔ لیکن ان کے مواد میں تشنگی محسوس ہوتی ہے۔ بعض میں مواد تسلی بخش ہے لیکن وہ تحقیقی معیار کو پورا کرتی ہوئی نظر نہیں آئیں۔ بعض مصنفین کی ذاتی کاوشوں کی عکاس ہیں اور بعض صرف نقل در نقل کا ایک سلسلہ ہیں جبکہ بعض میں حاصل مطالعہ کی جھلک بھی دکھائی دیتی ہے۔ ماخذ و مصادر کے اعتبار سے بعض میں بنیادی وثانوی دونوں، بعض میں صرف بنیادی اور بعض میں صرف ثانوی سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ہر کتاب کسی نہ کسی موضوع کی بالتفصیل وضاحت کو اپنائے ہوئے دوسری کتاب سے منفرد ہے۔ بعض مصنفین نے صرف عہد رسالت وصحابہ کے تحریری سرمایوں کے تذکرہ سے ان ادوار میں حدیث کے ضبط تحریر میں آنے کا جواز پیش کیا ہے۔ جب کہ بعض تدوین حدیث کے ضمن میں تابعین و محدثین کی مساعی جمیلہ کو بھی زیر بحث لائے ہیں۔ لہٰذا متعلقہ کتب میں سے کسی ایک کے بارے میں یہ دعوی کرنا، کہ یہ دیگر کتب کی جامع اوران سے بے نیاز کر دینے والی ہے، مشکل اور ناممکن ہے۔ البتہ راقمہ نے صیانۃ الحدیث از عبدالروف رحمانی جھنڈا گری، حفاظت حدیث از ڈاکٹر خالد علوی، تدوین حدیث از مناظر احسن گیلانی اور تاریخ حدیث و محدثون از مترجم غلام احمد حریری کو اپنے عنوان سے متعلق نسبتاً جامع پایا ہے۔

حوالہ جات و حواشی

(۱)　فواد عبدالباقی، مفتاح کنوز السنۃ، مطبعہ مصر، شرکۃ مساھمۃ مصریہ، الطبعۃ الاولی، ۱۳۵۳ھ، ص: ق

(۲) کتب کے اندراج میں اشاعت اول کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور اگر اشاعت اول سے آگاہی نہیں ہو سکی تو انہیں دستیاب ایڈیشن کے لحاظ سے درج کیا گیا ہے اور اگر کسی کتاب پر کوئی بھی سنِ اشاعت مذکور نہیں تو اس کے "مقدمہ"، "دیباچہ"، "پیش لفظ" یا "اختتامیہ" میں درج شدہ سن کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

(۳) ص: ۲ (۴) ص: ۶۸-۷۵ (۵) ص: ۹۷-۱۰۲

(۶) ص: ۱۳۰-۱۳۳ (۷) ص: ۲۵ (۸) ص: ۸۷

(۹) ص: ۴، سطر: ۴ (۱۰) ص: ۱۴، سطر: ۶ (۱۱) ص: ۵۳، حوالہ نمبر: ۱

(۱۲) ماخوذ از ۱/۳۳۰، ۲/۲۰۱

(۱۳) سابق امیر، جمیعت اہل حدیث (۱۴) ص: ۱۶ (۱۵) ص: ۳۰، سطر: ۴ (۱۶) ص: ۸۳، سطر: ۷

(۱۷) ماخوذ از سعد صدیقی، علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت، ص: ۴۰۳

(۱۸) ناشر (۱۹) ماخوذ از، ص: ۶۵-۶۷

(۲۰) لیکچرار، گورنمنٹ کالج شیخوپورہ ومدرس جامعہ اشرفیہ، لاہور

(۲۱) لیکچرار، جامعہ پنجاب، لاہور

(۲۲) صدر مجلس، احیاء المعارف النعمانیہ، حیدرآباد (دکن بھارت)

(۲۳) صدر، مدرسہ خیر المدارس، ملتان

(۲۴) صدر، دار العلوم کراچی

(۲۵) صدر، شعبۂ تفسیر اسلامی

(۲۶) شیخ الحدیث، جامعہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

(۲۷) شیخ الحدیث، مدرسہ عربیہ، گوجرانوالہ

(۲۸) اسسٹنٹ پروفیسر، بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد

(۲۹) ص: ۵۲ (۳۰) ص: ۱۱۸، سطر: ۱

(۳۱) ص: ۱۳۵، سطر: ۵ (۳۲) دیکھیے ص: ۱۳

(۳۳) ماخوذ از ص: ۲۵-۳۲

(۳۴) ص: ۲۲۱، سطر: ۲ (۳۵) ص: ۳۵۷، سطر: ۱۶

(۳۶) تاریخ تدوین حدیث، ص: ۱۷

(۳۷) ص: ۱۱۶ (۳۸) ص: ۹، سطر: ۴

(۳۹) ص: ۱۷، حوالہ نمبر: ۲ (۴۰) ص: ۲۷، حوالہ نمبر: ۳

(۴۱) معاون ایڈیٹر، اخبار اہلحدیث، دہلی

(۴۲) سابق ناظم اعلیٰ، مرکزی جمیعۃ الطلبہ اہلحدیث، مغربی پاکستان

(۴۳) ص: ۳۷، سطر: ۸ (۴۴) ص: ۱۸، سطر: ۱

(۴۵) ص: ۶، سطر: ۱۴ (۴۶) ص: ۱۳

(۴۷) ماخوذ از ص: ۱۱-۱۲

(۴۸) سابق شیخ الحدیث، جامعہ اشرفیہ، لاہور

(۴۹) سابق ڈائریکٹر جنرل، ادارہ تحقیقات اسلامی

(۵۰) 119/1 (۵۱) ص: ۲۳ (۵۲) ۱۳۳/۱ حوالہ نمبر: ۱۸۵

(۵۳) ص: ۴۱، حوالہ نمبر: ۴ (۵۴) ص: ۴۶

(۵۵) ص: ۶۸ (۵۶) ص: ۹۸ (۵۷) ص: ۱۳۴

(۵۸) ص: ۲۵۶، سطر: ۱۷ (۵۹) ص: ۳۷، سطر: ۱۱

(۶۰) ص: ۳۰۰، سطر: ۱